منشیات اور شراب

- اسباب و محرکات
- شرعی ہدایات
- سدباب کی تدبیریں

تالیف

مولانا محمد امجد قاسمی ندوی

شیخ الحدیث جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

منشیات اور شراب

اسباب ومحرکات، شرعی ہدایات، سدباب کی تدبیریں

تالیف:

مولانا ڈاکٹر محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب

مهتمم وشيخ الحديث

جامعه عربيه امداديه مرادآباد

Mobile: **09412866177**

تفصیلات

نام کتاب : منشیات اور شراب

تالیف : مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب
شیخ الحدیث جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

طبع : صفر المظفر ۱۴۳۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۵ء

کمپوزنگ : محمد شعیب قاسمی سیتاپوری

صفحات : ۷۲

باہتمام : **مرکز الکوثر التعلیمی والخیری مرادآباد**

ناشر : فرید بک ڈپو دہلی

قیمت :

ملنے کے پتے:

جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد یوپی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

مکتبہ الفرقان لکھنؤ

مرکز دعوت وارشاد دارالعلوم الاسلامیہ بستی یوپی

مولانا عبدالسلام خان قاسمی 179 کتاب مارکیٹ، وزیر بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی

فرید بک ڈپو، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد قرآنی

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ، وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا، فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ. (المائدہ/ ۹۰-۹۲)

اے ایمان والو! شراب، جوا، مورتیاں اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم ان چیزوں سے باز آجاؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کا کہنا مانو اور نافرمانی سے بچتے رہو، اور اگر تم اس حکم سے منہ موڑو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صاف صاف طریقے سے اللہ کے حکم کی تبلیغ کر دیں۔

ارشاد نبوی ﷺ

لا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَالَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِذَا شَرِبَهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتْرَهُ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ وَلِيَّهُ وَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَ رِجْلَهُ، يَسُوْقُهُ اِلَى كُلِّ شَرٍّ، وَيَصْرِفُهُ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ. (کنز العمال:۵/۱۳۷ بحواله طبرانی بروایت حضرت قتاده بن عیاش)

بندہ جب تک شراب نہیں پیتا، دین کے پردے اور لباس میں رہتا ہے، پھر جب وہ شراب پی لیتا ہے تو اللہ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے، پھر شیطان اس کا دوست ہی نہیں، بلکہ اس کا کان، اس کی آنکھ، اس کا پیر بن جاتا ہے، اسے ہر شر کی طرف سے کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہر خیر سے روک دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن۔وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

موجودہ دور میں جن چند چیزوں نے معاشرت کو ناقابل تلافی نقصان پہونچایا ہے اور انسانی صحت وقوت واخلاق کو بالکل تباہ وبرباد کرڈالا ہے، ان میں شراب اور منشیات کی لعنت انتہائی نمایاں ہے۔

نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد اس مہلک بلا میں مبتلا ہے اور ہر آنے والا دن اس لعنت کے گراف کو بڑھاتا جارہا ہے، اصلاح معاشرہ کے علم برداروں کی طرف سے اس مہلک لعنت کے خاتمہ کی جو کوششیں جس انداز اور پیمانے پر ہونی چاہئے تھیں، افسوس کا مقام ہے کہ اس حوالے سے کوئی منظّم اور منصوبہ بند تحریکی کام نہیں ہو پارہا ہے، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کوتاہی کی وجہ سے اس لعنت کو بہت فروغ مل رہا ہے اور اس کی شناعت اور زہرناکی کا احساس بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔

احقر نے اس لعنت کی طرف امت کی توجہ مبذول کرانے کے جذبہ سے چند صفحات پر مشتمل ایک مقالہ ترتیب دیا تھا، جو مختلف مرحلوں میں اضافوں کی وجہ سے ایک اوسط درجے کے کتابچہ کی شکل اختیار کرگیا، جس میں قرآنی اور حدیثی صراحتوں کے ساتھ ساتھ منشیات

کے ہمہ جہتی مضر پہلوؤں کا اجمالی جائزہ بھی آ گیا ہے، نیز منشیات کے رواج کے بنیادی اسباب ومحرکات بھی بیان ہوگئے ہیں، اورسماج کونشہ کی لعنت سے بچانے کی بنیادی تدبیروں کا ذکربھی آ گیا ہے، اس طرح اس موضوع پرضروری پہلوؤں کومحیط یہ رسالہ افادۂ عام کی خاطرمنظرعام پرلایاجارہاہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ جس مقصد کے پیش نظر یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے، اس میں اسے کامیابی حاصل ہواورسماج سے نشے کی لعنت کوختم کرنے کی سمت میں یہ رسالہ اپنا موثر کردار اداکرسکے۔ **وماذالک علی الله بعزیز.**

محمداسجدقاسمی ندوی
خادم الحدیث النبوی الشریف
جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

۵؍محرم الحرام ۱۴۳۷ھ
۱۹؍اکتوبر ۲۰۱۵ء

مشمولات

❍❖❍

منشیات کا بڑھتا ہوا رواج

(اسباب ومحرکات، شرعی ہدایات اور سد باب کی تدبیریں)

اسلامی شریعت کے تمام احکام بنیادی طور پر جن پانچ مقاصد پر مبنی ہیں ان میں دین، جان، نسل اور مال کی حفاظت کے ساتھ عقل کی حفاظت بھی شامل ہے، عقل اور فکر ونظر کی قوت کو باقی اور توانا رکھنا اور اسے ہمہ نوعی نقص وخلل سے محفوظ رکھنا اسلام کے اساسی مقاصد میں سے ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، اور اسے جن بے شمار نعمتوں سے سرفراز کیا گیا ہے، ان میں ایک نمایاں نعمت عقل وخرد کی نعمت ہے، عقل دیگر حیوانات کے مقابلے میں انسان کا مابہ الامتیاز جوہر ہے، اور اسی عقل نے انسان کے لئے پوری کائنات مسخر کردی ہے، اور اسی عقل کے گرد انسان کی تمام تر سرگرمیاں گھومتی ہیں، اور اسی عقل وخرد سے محرومی انسان کو جانوروں سے بھی بدتر بنادیتی ہے، اور ذلت و خواری کے مہیب گڈھے میں پہونچادیتی ہے۔

شراب، منشیات اور تمام نشہ آور چیزوں کے استعمال کو شریعت اسلام میں حرام، ناپاک اور مہلک اس لئے بتایا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان انسانیت کے جامے سے باہر آجاتا ہے اور پھر وہ سب کچھ کر گذرتا ہے جس سے انسانیت اور شرافت شرم سار ہوجائیں، ہمارے موجودہ سماج میں منشیات کا استعمال تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اور

خاص طور پر نوجوانوں کا طبقہ اس لت میں بری طرح مبتلا ہوتا جا رہا ہے، صورت حال اس قدر تشویش ناک ہے کہ ہزار ہا ہزار گھر تباہی کے دہانے پر ہیں، خاندان بکھر رہے ہیں، طلاق کی شرح بڑھتی جا رہی ہے، اخلاقی بے راہ روی عام ہوگئی ہے، اور امت کے مستقبل کے معمار جوان اپنا سب کچھ داؤں پر لگاتے جا رہے ہیں اور انہیں اپنے طرز عمل کی ہولنا کی اور سنگینی کا احساس تک نہیں ہے۔

مختلف احادیث میں قرب قیامت کی علامتوں کے ذیل میں شراب نوشی کی کثرت اور منشیات کے استعمال کے رواج عام کا ذکر ملتا ہے اور یہ منظر آج ہر جگہ ہمارے سامنے نمایاں ہے، مختلف مشروبات، ماکولات، گولیوں، پڑیوں، انجکشنوں اور کیپسولوں کی شکل میں نشہ کا زہر نوجوانوں کی صحت اور کردار کو نا قابل تلافی نقصان پہونچا رہا ہے اور اس حوالے سے سماج کے مصلحین کی طرف سے کوئی ٹھوس اور منصوبہ بند اصلاحی کوشش بھی نظر نہیں آ رہی ہے، جو سب کے لئے بڑے خطرے کا الارم ہے۔

قرآنی صراحت

تمام میڈیکل تحقیقات شراب اور دیگر منشیات کے ضرر رساں اور ہول ناک نتائج واثرات پر متفق ہو چکی ہیں، سماج میں آدھے سے زیادہ جرائم شراب کے استعمال کے نتیجے میں ہوتے ہیں، اسی لئے اسلام نے جو بہ ہمہ وجوہ فطرت سلیمہ سے ہم آہنگ ہے، شراب پر سخت بندش لگائی ہے، اس وقت کا عرب معاشرہ شراب نوشی میں آخری حد تک غرق تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت متعدد صحابہ ابتداء سے ہی شراب اور نشہ سے بے انتہا نفور تھے، مدینہ آنے کے بعد کچھ حضرات صحابہ (جن میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سرفہرست ہیں) کو شراب کے مفاسد اور مضرات کا شدت سے احساس ہوا، یہ حضرات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

شراب انسان کی عقل بھی خراب کرتی ہے اور مال بھی برباد کرتی ہے، اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (معارف القرآن: ۱/۴۶۶)

چنانچہ اس کے بعد قرآن کریم نے بتدریج کئی مرحلوں میں شراب کو حرام قطعی قرار دیا۔

پہلے مرحلے میں شراب ونشہ کو اشارۃً خراب اور قبیح چیز (رزق غیر حسن) بتایا گیا، قرآن میں فرمایا گیا:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَراً وَ رِزْقاً حَسَناً، اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ. (النحل /٦٧)

اللہ نے تم کو کھجور اور انگور کے میوے دیئے، تم ان سے نشہ بناتے ہو اور اچھی روزی، اس میں عقل والوں کے لئے اللہ کی نشانی ہے۔

اس آیت میں سکر (نشہ) کو رزق حسن (اچھی روزی) کے مقابلہ میں بیان کیا گیا ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نشہ اچھا رزق نہیں ہے۔

دوسرے مرحلے میں شراب ونشہ میں بڑی خرابی (اثم کبیر) کا ذکر کر کے اس کے نقصانات کی کثرت کو بیان کیا گیا اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ (البقرۃ/۲۱۹)

حضرت عمرؓ نے یہ آیت سن کر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِیْ الْخَمْرِ بَیَاناً شَافِیاً.

خدایا: شراب کے معاملہ میں ہم کو صریح حکم دے دیجئے۔

(ابن کثیر: ۲/۲۲۳، المائدہ)

تیسرے مرحلے میں نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا حکم آیا۔ (النساء/۴۳)

مے نوشی کے مضر اثرات ان تین مرحلوں کے ذریعہ دلوں میں راسخ کئے جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں تمام لوگوں کو آگاہ فرمادیا:

تمہارے رب کو شراب انتہائی ناپسند ہے، اور کچھ بعید نہیں کہ بہت جلد اس کی قطعی حرمت کا حکم آجائے، اس لئے جن کے پاس بھی شراب ہو وہ اسے فوراً فروخت کردیں۔ (تفہیم القرآن: ۱/۵۰۱)

چنانچہ قرآن نے اگلے مرحلے میں اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا اور صاف فرمادیا:

یَـا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالأَنْصَابُ

وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ، وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا، فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ. (المائدہ/ ۹۰-۹۲)

اے ایمان والو! شراب، جوا، مورتیاں اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم ان چیزوں سے باز آجاؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کا کہنا مانو اور نافرمانی سے بچتے رہو، اور اگر تم اس حکم سے منہ موڑوگے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صاف صاف طریقے سے اللہ کے حکم کی تبلیغ کردیں۔

ان آیات میں انتہائی حکیمانہ اور قطعی انداز میں مختلف الفاظ واسالیب کے ذریعہ شراب کی حرمت اور شناعت وقباحت آشکارا فرمائی گئی ہے۔

(۱) شراب کی حرمت کو بت پرستی کے ساتھ ذکر فرمایا گیا، گویا یہ برائی شرک کے مماثل ہے۔

(۲) اسے نجاست وپلیدی قرار دیا گیا۔

(۳) اسے شیطانی عمل بتایا گیا۔

(۴) اس سے بالکلیہ اجتناب ضروری قرار دیا گیا۔

(۵) اس سے اجتناب کو فلاح کا ذریعہ بتایا گیا۔

(٦) اس کی حرمت کا سبب واضح کیا گیا کہ اس سے باہم عداوت و نفرت پیدا ہوتی ہے۔

(۷) واضح کیا گیا کہ نشے کا عادی بنا کر شیطان تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کرتا ہے، اور چونکہ ذکر الٰہی روح کی غذا اور قلب کا سکون ہوتا ہے اور نماز منکرات و فواحش سے رکاوٹ اور قرب الٰہی کا باعث عمل ہے، اور نشے کی لعنت ان دونوں سے غافل کر کے انسان کے دل کو بے سکون، روح کو بے کیف، قرب الٰہی سے محروم اور منکرات و فواحش کا عادی بنا دیتی ہے۔

(۸) اللہ نے زجر و توبیخ کے انداز میں فرمایا ہے کہ جب شراب کی لعنت اتنی خرابیوں کا مجموعہ ہے تو کیا پھر بھی تم اس سے باز نہیں آؤ گے؟

(۹) اللہ و رسول کی اطاعت فرض ہے اور اس کا تقاضا شراب و نشہ سے مکمل گریز ہے۔

(۱۰) سختی سے فرما دیا گیا کہ یہ حکم الٰہی ہے، اس سے اعراض کرو گے تو نتیجے کے ذمہ دار خود ہو گے، رسول کے ذمے حق پہونچانا ہے، وہ پہونچا چکے، ماننا تمہارے ذمے ہے، نہیں مانو گے تو خود نقصان اٹھاؤ گے۔

جب شراب کی حرمت کا یہ قطعی حکم شریعت کی طرف سے آیا تھا تو یک لخت تمام صحابہ نے شراب چھوڑ دی تھی، مدینہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے توڑ دیئے گئے، سڑکوں پر شراب بہا دی گئی، چونکہ ان آیات میں بیداریٔ ضمیر کے لئے اور فطرت انسانی کو سلامت رکھنے کیلئے امتحاناً یہ سوال بھی اللہ نے کیا ہے کہ کیا اب بھی تم اتنی بری اور

ناپاک شیطانی لعنت سے باز نہیں آ ؤ گے؟ روایات میں آ تا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ سن کر فرمایا تھا کہ: اے پروردگار: ہم باز آ گئے ، اب ہم کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔ (ابوداؤد/۳۶۷۰، تفسیر ابن کثیر: المائدہ)

چنانچہ قرآن، احادیث، آ ثار صحابہ وتابعین ، امت مسلمہ کے تمام فرقے (بلا اختلاف مسلک ومشرب) سب شراب اور نشہ آ ور چیزوں کی حرمت پر متفق ہیں۔

احادیث کی صراحت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وفرمودات میں شراب، نشہ اور منشیات اوران میں کسی بھی انداز سے مبتلا اور مشغول افراد کے لئے لعنت اور قباحت اور وعید کے الفاظ کثرت وصراحت کے ساتھ ملتے ہیں، ذیل میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

شراب نوشی ایمان کے نور سے محرومی ہے

ارشاد نبوی ہے:

وَلَایَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَمُؤْمِنٌ. (بخاری/۵۵۷۸)

شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے:

مَنْ زَنٰی وَشَرِبَ الْخَمْرَ، نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهِ. (الحاکم/۲۲:۱، الکبائر للذہبی/۸۲)

جو زنا کرتا ہے اور شراب نوشی کرتا ہے، اللہ اس سے ایمان کو اسی طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان اپنے سر سے کپڑا اتارتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے:

مَنْ شَرِبَ خَمْراً اَخْرَجَ نُوْرُ الْاِیْمَانِ مِنْ جَوْفِهِ.

(کنز العمال/۵:۱۳۸)

جوشراب پیتا ہے اس کے اندر سے ایمان کا نور نکل جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے:

اِذَا تَنَاوَلَ الْعَبْدُ كَأسَ الْخَمْرِ بِيَدِهِ، نَاشَدَهُ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ: لَاتُدْخِلْهُ عَلَيَّ، فَاِنِّي لَا اَسْتَقِرُّ اَنَا وَ هُوَفِيْ وِعَاءٍ وَاحِدٍ، فَاِنْ اَبٰى وَشَرِبَهُ نَفَرَ الْاِيْمَانُ مِنْهُ نَفْرَةً لَنْ يَعُوْدَ اِلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَسَلَبَهُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئاً لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اَبَداً. (كنزالعمال:٥/١٤١ بحواله ديلمی بروايت ابی هريرة)

جب بندہ شراب کا جام اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کے اندر کا ایمان اسے قسم دیتا ہے: اسے میرے پاس مت لاؤ، میں اور یہ جام شراب ایک جگہ نہیں رہ سکتے، پھر اگر بندہ نہیں مانتا اور شراب پی لیتا ہے تو ایمان اس سے اس طرح بدکتا ہے کہ چالیس دن تک واپس نہیں لوٹتا، پھر اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، شراب سے اس کی عقل کا ایک حصہ سلب ہوجاتا ہے جو کبھی اسے دوبارہ حاصل نہیں ہو پاتا۔

چنانچہ جو شخص شراب کو جائز سمجھ کر پیتا ہے وہ واقعی ایمان سے خارج ہوجاتا ہے، اور جو حرام سمجھتا ہے پھر بھی پیتا ہے وہ ایمان کے کمال سے محروم ہوجاتا ہے، اور من جانب اللہ نورِ ایمان اس سے سلب کرلیا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طاعات سے اس کی طبیعت اچاٹ اور معاصی کی طرف راغب ہوجاتی ہے، پھر اس کا تعارف صاحب ایمان اور نیک انسانوں کے بجائے مے نوش اور شرابی کے لقب سے ہونے لگتا ہے، اور پھر اگر مے نوشی کی یہ عادت لت بن جائے تو انجام کار ایمان و یقین سے محرومی

کا ذریعہ ہو جاتی ہے، انہیں تمام حقائق کو زبان نبوت میں اس بلیغ، جامع اور مختصر تعبیر میں بیان کر دیا گیا ہے کہ مے نوش حالت مے نوشی میں مومن نہیں رہتا۔

شراب نوشی کی عادت شرک کے مماثل عمل ہے

حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا:

مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ. (ابن ماجه/٣٣٧٥)

شراب کا عادی مجرم بت پرست کی مانند ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے:

لَـمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَشَىٰ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ، وَ قَالُوا: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، وَجُعِلَتْ عِدْلاً لِلشِّرْکِ. (الترغيب و الترهيب للمنذری/٣: ٢٦٠)

جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو صحابہ کی باہم ملاقات ہوئی اور وہ کہنے لگے: شراب حرام کی جا چکی ہے اور اسے شرک کے مماثل جرم قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا فرمان ہے:

مَـا اُبَـالِـیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (النسائی/٨: ٣١٤)

مجھے فرق نہیں معلوم ہوتا کہ میں شراب پیوں یا اللہ کے بجائے اس ستون کو معبود بنالوں۔

یعنی دونوں جرم تقریباً یکساں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں:

مَنْ مَاتَ مُدْمِناً لِلْخَمْرِ مَاتَ كَعَابِدِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى. (الكبائر للذهبي/۸۲)

جو شراب کا عادی ہو اور اسی حال میں مرجائے، اس کی موت لات وعزیٰ بتوں کی پرستش کرنے والے کی موت جیسی ہوگی۔

حضرت معاذ وابودرداء دونوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا نَهَانِيْ عَنْهُ رَبِّيْ بَعْدَ عِبَادَةِ الاَوْثَانِ شُرْبُ الْخَمْرِ. (كنز العمال/۵:۱۳۷)

میرے رب نے بت پرستی سے منع کرنے کے بعد مجھے سب سے پہلے شراب نوشی سے منع فرمایا۔

شراب تمام فواحش اور خبائث کی جڑ اور اصل ہے

ارشاد نبوی ہے:

وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. (ابن ماجه/۳۳۷۱)

شراب مت پیو، اس لئے کہ وہ شر کی کنجی ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کا ارشاد ہے:

اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ، إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَعْبُدُ، فَعَلِقَتْهُ اِمْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا، فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَاباً أَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ، حَتّٰى أَفْضٰى

إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلاَمٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ، فَقَالَتْ: إِنِّى وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَ لَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْساً، أَوْ تَقْتُلَ هَذَا الْغُلاَمَ، قَالَ فَاسْقِيْنِى مِنْ هَذَا الْخَمْرِ كَأْساً، فَسَقَتْهُ كَأْساً، قَالَ: زِيْدُوْنِى، فَلَمْ يَرِمْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَ قَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لاَيَجْتَمِعُ الإِيْمَانُ وَ إِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلاَّ لَيُوْشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. (نسائی /٥٦٦٩)

شراب سے بچو، وہ ہر گناہ کی جڑ ہے، پچھلی امتوں میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو عورتوں سے بالکل الگ رہتا تھا، ایک بدکار عورت اس کے پیچھے لگ گئی، اوراس نے اپنی باندی کواس کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ ایک معاملہ میں گواہی کے لئے آپ کی ضرورت ہے، اور اس بہانے سے اس شریف آدمی کو گھر کے اندر لے گئی، دروازہ بند کردیا، وہ عورت خود بے انتہا خوبصورت تھی، اس کمرے میں شراب کا مٹکا بھی تھا، اورایک کم سن بچہ بھی تھا، عورت نے اس عابد سے کہا کہ اگرتم نجات اور رسوائی سے بچاؤ چاہتے ہوتو تین کاموں میں سے ایک کام کرنا ہوگا: (۱) یا تو شراب کا جام پیو (۲) یا اس بچے کو قتل کرو (۳) یا زنا کرو، اس عابد نے زنا اور قتل کو زیادہ سنگین اور شراب کو نسبتاً کم خطرناک سمجھ کر شراب پینا منظور کرلیا، شراب کا ایک جام پی کر ایسا مست ہوا کہ پھر جام پر جام پیتا چلا گیا، اور نشہ اس قدر چھا گیا کہ پھر بچے کو بھی

قتل کیا اور زنا بھی کیا، شراب کی عادت انسان کو اسی طرح رسوا کرتی ہے
اور بسا اوقات ایمان سے بھی محروم کر دیتی ہے۔

معلوم ہوا کہ شراب اور نشے کی لعنت بدکاری کا زینہ ہے، موجودہ دور میں حرام کاری اور بے راہ روی کا ایک مؤثر ذریعہ شراب نوشی اور نشہ آور چیزوں کے استعمال کا بڑھتا ہوا رجحان ہے، شراب نوشی ایک متعدی جرم ہے، یہ دوسرے بے شمار جرائم کا سبب بنتی ہے، یہ انسان کی عائلی زندگی کو ملیا میٹ کر ڈالنے والی چیز بھی ہے، شراب کے رسیا افراد کی ازدواجی زندگی جہنم بن جاتی ہے، ایسے لوگ خود بھی جنسی بے راہ روی میں مبتلا ہوتے ہیں، بسا اوقات ان کے اہل وعیال بھی اسی راہ پر چل پڑتے ہیں اسی لئے شریعت نے اسے ام الخبائث (تمام برائیوں کی جڑ اور اصل) قرار دیا ہے، ایک حدیث میں الفاظ ہیں:

اَلْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، وَمَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَ عَمَّتِهِ. (کنزالعمال/۵:۱۳۸)

شراب تمام بے حیائیوں کی اصل اور بڑے گناہوں میں بدترین گناہ ہے، اور جس نے اسے پیا، ممکن ہے کہ وہ اپنی ماں، خالہ اور چچی کے ساتھ بری حرکت کر بیٹھے۔

حضرت قیس بن عاصم کے واقعات میں آتا ہے کہ ایک رات نشے میں بدمست ہوئے، اور اپنی بیٹی یا بہن کی طرف برے ارادے سے بڑھے، بہن نے یا بیٹی نے بھاگ کر کسی طرح آبرو بچائی، صبح ہوئی تو انہیں لعن طعن کیا گیا کہ تم بہن اور بیٹی کی آبرو پر حملہ آور ہوتے ہو، تمہیں شرم نہیں آتی، انہوں نے لاعلمی ظاہر کی کہ مجھے تو کچھ پتہ ہی

نہیں، پھراسی وقت انہوں نے شراب سے توبہ کی اور عہد کیا کہ جو چیز بہن بیٹی اور بیوی میں فرق سے محروم کردے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام سمجھیں گے اور کبھی ہاتھ نہیں لگائیں گے۔(المستطرف/۴۷۰)

امریکی محکمہ انصاف کے بیورو آف جسٹس کے ایک سروے کے مطابق صرف ۱۹۹۶ء میں امریکہ میں یومیہ زنا بالجبر کے۲۷۱۳ واقعات پیش آئے، ان زانیوں کی اکثریت نشہ میں مدہوش پائی گئی، اعداد وشمار کے مطابق امریکی معاشرہ میں ہر۱۲/ میں سے ایک شخص اپنی محرم خواتین سے زنا کے جرم میں ملوث ہوتا ہے،ایسے تمام واقعات میں دونوں فریق یا ایک فریق کم ازکم نشہ میں ہوتے ہیں۔(اسلام پر چالیس اعتراضات کے عقلی ونقلی جواب: ڈاکٹر ذاکر نائک:۱۰۰)

واقعہ یہی ہے کہ شراب کا نشہ انسان کو عقل سے اس طرح محروم کردیتا ہے کہ اس میں خیر وشر، اچھے برے، حتی کی بیوی اور بہن تک میں امتیاز کی صلاحیت باقی نہیں رہ جاتی۔

امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: وفات نبوی کے بعد حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور کچھ صحابہ بیٹھے اور سب سے بدترین گناہ کا تذکرہ ہونے لگا، پھران حضرات نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں بھیجا کہ جاؤ ان سے دریافت کرکے آؤ کہ بدترین گناہ کون سا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے بدترین گناہ شراب نوشی ہے، میں نے واپس آکر بتایا تو یہ سب حضرات تعجب کرنے لگے، اورفوراً حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس پہونچے اوراپنے تعجب کے اظہار کیا، اس پرحضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

إِنَّ مَلِكاً مِنْ مُلُوكِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلاً

فَخَيَّرَبَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ اَوْيَقْتُلَ نَفْساً اَوْيَزْنِيَ اَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ اَوْ يَقْتُلُوْهُ فَاخْتَارَ الْخَمْرَ، وَاِنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْئٍ اَرَادَ مِنْهُ.

بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو گرفتار کیا اور اسے اختیار دیا کہ یا تو شراب پیو، یا فلاں کو قتل کردو، یا زنا کا ارتکاب کرو، یا خنزیر کا گوشت کھاؤ، ورنہ تمہیں قتل کردیا جائے گا، اس آدمی نے شراب پینا پسند کیا، پھر جب شراب پی چکا تو نشے کی بدمستی نے اس سے بقیہ جرائم (قتل، زنا، خنزیرخوری) سب کرالئے۔ (الخمر رجس: نبیل محمود/ ۱۵)

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ شراب سے مجھ کو اتنی نفرت ہے کہ اگر کسی تالاب میں شراب کا ایک قطرہ ڈال دیا جائے، پھر اس کے پانی سے گارا بنایا جائے، اور اس گارے سے مسجد بنائی جائے تو میں اس مسجد میں نماز نہیں پڑھوں گا، اگر کسی کنویں میں شراب کا ایک قطرہ ڈال دیا جائے، پھر اس کنویں پر مینار بنادیا جائے تو میں اس پر چڑھ کر اذان نہیں دوں گا۔ (ایضاً)

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بنی ثقیف کے ایک شخص ''رویشد'' نامی کی دوکان اس بنیاد پر جلا دی گئی کہ وہ خفیہ طور پر شراب بیچتا تھا، ایک دوسرے موقع پر ایک پورا گاؤں حضرت عمرؓ کے حکم سے اس لئے جلا دیا گیا کہ وہاں خفیہ طریقے سے شراب کی کشید اور فروخت کا کاروبار جاری تھا۔ (تفہیم القرآن: ۱/ ۵۰۳)

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جو لوگ منع کرنے کے باوجود شراب سے باز نہیں آتے، ان سے جنگ کی جائے، وہ اسی قابل ہیں۔ (ابوداؤد: الاشربۃ: باب شرب الخمر)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے منقول ہے:

لَا تَعُوْدُوْا شُرَّابَ الْخَمْرِ اِذَا مَرِضُوْا، وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی شَرَبَةِ الْخَمْرِ. (الکبائر للذھبی/۸٤، فتح الباری/۱۱: ٤۲)

شراب نوش بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو، اور شراب نوشوں کو سلام مت کرو۔

یعنی ان کا جرم اس قابل ہے کہ ان کا بائیکاٹ اور مقاطعہ کیا جائے۔

ارشاد نبوی ہے:

مَنْ شَرِبَ شَرَاباً يَذْهَبُ بِعَقْلِهِ فَقَدَ اَتٰی بَاباً مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ.

جو عقل کو ختم کرنے والی شراب پیتا ہے وہ بدترین کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۳/۵)

منشیات کے فروغ میں کسی بھی نوع کی حصہ داری ملعون حرکت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شراب کو حرام اور نجس قرار دینے پر اکتفا نہیں فرمائی ہے، بلکہ اس سے کسی بھی نوع کا تعلق رکھنے اور اس کے فروغ واشاعت میں کسی بھی طرح کی شرکت کو قابل لعنت جرم قرار دیا ہے، امام ابن ماجہ نے مستقل باب ذکر فرمایا ہے:

بَابٌ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ أَوْجُهٍ.

اس حقیقت کا بیان کہ دس طریقوں سے شراب کو لعنت قرار دیا گیا ہے۔

پھر یہ حدیث ذکر کی ہے:

لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشَرَةِ اَوْجُهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا، وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا، وَ حَامِلِهَا، وَالْمَحْمُوْلَةِ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيْهَا. (ابن ماجه/ ۳۳۸۰)

دس طریقوں سے شراب کو ملعون قرار دیا گیا ہے: (۱) بذات خود شراب (۲) شراب بنانے والا (۳) شراب بنوانے والا (۴) شراب فروخت کرنے والا (۵) شراب خریدنے والا (۶) شراب اٹھا کر لے جانے والا (۷) جس کی طرف اٹھا کر شراب لے جائی جائے (۸) شراب کی قیمت کھانے والا (۹) شراب پینے والا (۱۰) شراب پلانے والا۔

چنانچہ شراب نوشی، اس کی خرید وفروخت، شراب کے کارخانے میں کسی بھی طرح کا عمل سب حرام قرار دے دیا گیا ہے، اور حرمت کے ساتھ شراب کی ناپاکی اور جسم یا لباس پر لگ جانے کی صورت میں ان کا دھونا ضروری ہونا بھی متفق علیہ مسئلہ ہے، بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ ہم شراب یہودیوں کو تحفۃ کیوں نہ دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس اللہ نے شراب حرام کردی ہے اس نے اسے تحفۃ دینے سے بھی منع فرما دیا ہے۔

بعض حضرات نے اجازت چاہی کہ ہم شراب کو سرکہ میں تبدیل کیوں نہ کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرما دیا، بعض لوگوں کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دواء کے طور پر استعمال کرنے سے بھی روک دیا۔

(تفہیم القرآن: ۱/۵۰۱)

شراب کی نفرت دلوں میں بٹھانے کے لئے ابتدائی دور میں ان برتنوں کا استعمال بھی ممنوع قرار دے دیا گیا جن میں شراب پی جاتی تھی، روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مشکیزے اور مٹکے میدان بقیع میں جمع کرائے، اور صحابہ کی موجودگی میں ان کی طرف اشارہ فرما کر شراب کی حرمت کا اعلان بھی کیا اور شراب میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والے کو ملعون بھی بتایا، پھر چھری منگوائی اور تمام مشکیں پھاڑ ڈالیں اور تمام مٹکے توڑ ڈالے۔ (ابن کثیر: المائدہ)

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی مکمل حرمت اور اس کے تئیں مکمل نفرت کا اعلان و اظہار فرما دیا، حضرت عائشہؓ کے اقوال میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ خواتین کو کنگھی اور زیب و زینت اختیار کرنے کے عمل میں شراب و نشہ کی چیزیں کسی بھی انداز میں استعمال کرنے سے سختی سے منع فرماتی تھیں۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۵/ ۱۸)

بلکہ روایات میں یہاں تک آیا ہے:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلاَ يَقْعُدَنَّ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ. (مسند احمد: ۱/ ۱۲۵)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔

اس حدیث پاک پر غور فرمایا جائے کہ زبان نبوت سے کس طرح شراب کے تعلق سے نفرت اور کراہیت کی تخم ریزی اہل ایمان کے ذہنوں میں کی جا رہی ہے، اور ایسے ہوٹلوں، مقامات، پروگراموں اور تقریبات میں حصہ لینے پر بندش لگائی جا رہی

ہے جہاں شراب علانیہ طور پر پلائی جاتی ہے اوراس کا دور چلتا ہے، اس ارشاد نبوی کی معنویت معاصر حالات میں ہر عام و خاص کے سامنے بہت نمایاں ہوکر آ گئی ہے کہ فضائی سفر ہو یا زمینی، تقریبات ہوں یا پروگرام، شراب اور اس کے متعلقات کی لعنت ہر طرف نظر آتی ہے۔

شراب گمراہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے

روایات میں وارد ہوا ہے کہ شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے، ایک شراب کا، دوسرا دودھ کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ لے لیا، اس پر حضرت جبریل نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَاکَ لِلْفِطْرَةِ ، لَوْأَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ. (نسائی/ ٥٦٦٠)

اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ شراب خلاف فطرت چیز ہے، اور اس راستے سے گمراہی بہت جلد اپنی جگہ بناتی ہے۔

شراب کی عادت اپنے کو شیطان کا مستقل تابع وغلام بنالینا ہے

شراب ونشہ کی عادت انسان کو ہوش وخرد سے بیگانہ کر دیتی ہے، اور انسان کو مکمل طور پر شیطان کے کنٹرول میں پہنچا دیتی ہے، ایسا شخص شیطان کا غلام وتابع بن کر ہر وہ

حرکت کرتا ہے جو اسے تباہ و برباد کرڈالے، ایک حدیث میں اس حقیقت کو انتہائی صریح الفاظ و انداز میں یوں بیان کیا گیا ہے:

لاَ یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ فُسْحَةٍ مِنْ دِیْنِهِ مَالَمْ یَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِذَا شَرِبَهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتْرَهُ، وَکَانَ الشَّیْطَانُ وَلِیَّهُ وَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَ رِجْلَهُ، یَسُوْقُهُ اِلَی کُلِّ شَرٍّ، وَیَصْرِفُهُ عَنْ کُلِّ خَیْرٍ. (کنز العمال:۵/۱۳۷ بحوالہ طبرانی بروایت حضرت قتادہ بن عیاش)

بندہ جب تک شراب نہیں پیتا، دین کے پردے اور لباس میں رہتا ہے، پھر جب وہ شراب پی لیتا ہے تو اللہ اس کا پردہ چاک کردیتا ہے، پھر شیطان اس کا دوست ہی نہیں، بلکہ اس کا کان، اس کی آنکھ، اس کا پیر بن جاتا ہے، اسے ہر شر کی طرف سے کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہر خیر سے روک دیتا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ابلیس کا یہ کہنا ہے:

اِذَا سَکِرَ اَحَدُهُمْ اَخَذْنَا بِخِزَامَتِهِ، قُدْنَاهُ حَیْثُ شِئْنَا، وَعَمِلَ لَنَا بِمَا اَحْبَبْنَا.

کچھ چیزوں میں آدم کی اولاد نے مجھے ضرور عاجز و ناکام بنادیا ہے، ان میں میرا بس نہیں چل پاتا، لیکن کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں، جن میں وہ مجھے بے بس و ناکام نہیں کرسکتے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی نشہ میں ہوتا ہے، بے بس ہوجاتا ہے، مکمل ہمارے قبضہ میں آجاتا ہے، ہم اس کی نکیل پکڑتے ہیں، اور جہاں

چاہتے ہیں لے جاتے ہیں، اور جو چاہتے ہیں کراتے ہیں، اسے کرنا ہوتا ہے۔(شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۳/۵)

شراب نوشی کے ساتھ دعائیں قبول نہیں ہوتیں

دعاؤں کا قبول نہ ہونا اللہ کی طرف سے ایک بڑا عذاب اور اس کے غضب کا واضح اعلان ہے، احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اعمال جن کی نحوست سے بندہ کی دعاء اللہ کی بارگاہ میں مقام قبول پانے سے محروم رہ جاتی ہے، ان میں ایک عمل شراب نوشی بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَضَعَ الْخَمْرَ عَلٰى كَفِّهٖ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ دَعْوَةٌ.

(كنز العمال:۵/۱۳۸)

جو اپنے ہاتھ میں شراب لیتا ہے (تاکہ پیئے) اس کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔

مے نوشی اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے

احادیث میں جگہ جگہ یہ صراحت آئی ہے کہ شراب ونشہ کی لعنت انسان کو اللہ کی رحمت سے محروم اور ملائکہ رحمت سے دور کر دیتی ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے:

ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ. (الترغيب و الترهيب للمنذری/۳:۲۶۱)

تین بدنصیب ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب بھی نہیں آتے: (۱) جنبی (وہ ناپاک جو جان بوجھ کر پاکی حاصل کرنے میں تاخیر اور کوتاہی کرے۔)(۲) نشہ میں بدمست (۳) وہ مرد جو (عورتوں کے لئے مخصوص) خوشبو میں ہمہ وقت لت پت رہتا ہو۔

شراب ونشہ کی لعنت دنیا ہی میں اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے

مختلف احادیث میں اس طرح کا مضمون آیا ہے کہ جو معاشرہ شراب کا عادی ہو جاتا ہے، وہ اپنے عمل سے اللہ کے عذاب اور غضب کو دعوت دینے والا بن جاتا ہے، اور عجب نہیں کہ اللہ کا عذاب ایسے لوگوں پر ٹوٹ پڑے، واضح رہے کہ عذاب الٰہی مختلف شکلوں میں آتا ہے، سیلاب، زلزلہ، قحط، دشمن کا تسلط، رزق کی بے برکتی، یہ سب غضب الٰہی کے مظاہر ہیں، اور ایسے نمونے دنیا میں جابجا نظر آتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے:

لَيَكُونَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ، وَذَالِکَ اِذَا شَرِبُوْا الْخَمْرَ وَاتَّخَذُوْا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ. (کنزالعمال:۵/۱۳۷)

اس امت میں بھی زیر زمین دھنسا دیئے جانے، پتھروں کی بارش اور شکلیں صورتیں بگاڑ دیئے جانے کا عذاب آ کر رہے گا، اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب کے رسیا ہو جائیں گے، رقاصائیں عام ہو جائیں گی، اور رقص وسرود کی محفلیں خوب سجیں گی۔

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے مروی ہے:

لَيَشْرَبَنَّ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، وَيُضْرَبُ عَلَى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ. (ایضاً)

میری امت ضرور کچھ لوگ ایسا کریں گے کہ وہ شراب کا نام بدل بدل کر استعمال کریں گے، رقص وسرود میں مبتلا ہوں گے، اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے گا، اور انہیں بندر وخنزیر بھی بنا دے گا۔

شراب نوشی کی ہولناک اخروی سزائیں

احادیث میں جا بجا شراب نوشی کی بدترین اخروی سزاؤں کا ذکر آیا ہے، ایک حدیث میں تو یہاں تک فرمایا گیا:

مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ، وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ، يُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ. (مسند احمد)

جو شراب کا عادی توبہ کئے بغیر مر جائے گا، اللہ اس کو غوطہ کا پانی پلائے گا، یہ وہ نہر جس میں بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کا لہو بہتا ہے، شرابیوں میں اس قدر بدبو ہوگی کہ اس سے اہل جہنم بھی پریشان ہو جائیں گے۔

مزید فرمایا گیا کہ اللہ نے اپنے ذمہ ضروری کرلیا ہے کہ جو شخص دنیا میں نشہ آور چیز استعمال کرے، اس کو قیامت میں اہل جہنم کی پیپ پلائی جائے گی۔ (ابوداؤد: ۳۶۸۰)

ارشادنبوی ہے:

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ. (ابن ماجه/٣٣٨٦)

شراب کا عادی مجرم جنت میں (بغیر سزا بھگتے) داخل نہیں ہوسکے گا۔

ایک حدیث قدسی میں یہ وارد ہوا ہے کہ اللہ رب العزت نے جنت تیار کرنے اورمزین کرنے کے بعد جنت کوخطاب کرکے فرمایا:

وَعِزَّتِیْ: لَایَدْخُلُکِ مُدْمِنُ خَمْرٍ. (کنز العمال:٥/١٤١)

میری عزت کی قسم: شراب کا عادی مجرم (بغیر سزا پائے) یہاں داخل نہ ہوسکے گا۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِیْ الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَ بْهَا فِیْ الآخِرَةِ إِلَّا أَنْ یَتُوْبَ. (ایضاً/٣٣٧٣)

جودنیامیں شراب نوشی کرے گا، اورتوبہ نہیں کرے گا، وہ آخرت کی شراب طہور سے محروم رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

مَنْ مَاتَ وَ هُوَمُدْمِنُ خَمْرٍ، لَقِیَ اللّٰهَ وَ هُوَ مُسْوَدُّ الْوَجْهِ، مُظْلِمُ الْجَوْفِ، لِسَانُهُ سَاقِطٌ عَلَى صَدْرِهِ یَقْذَرُهُ النَّاسُ. (کنز العمال/٥:١٤٣)

جوشراب کا عادی اسی حال میں مرجائے وہ اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، دل تاریک، زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی، لوگ

اس سے گھن کر رہے ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے:

مَنْ مَاتَ وَ فِيْ بَطْنِهِ الْخَمْرُ، فَضَحَهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ایضاً)

جو اس حال میں مر جائے کہ اس کے پیٹ میں شراب ہو، اللہ قیامت کے دن اسے برسرِ عام رسوا فرمائے گا۔

حضرت قیس بن سعدؓ سے منقول ہے:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَتَى عَطْشَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (کنز العمال:۵/۱۳۸)

جو شراب پیتا ہے وہ قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جائے گا۔

حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَلْقَى اللّٰهُ شَارِبَ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَلْقَاهُ وَ هُوَ سَكْرَانُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا شَرِبْتَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلْخَمْرَ، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُحَرِّمْهَا عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلَى، فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ. (کنزالعمال/۵:۱٤٤)

شراب نوش نشہ کی حالت میں قیامت کے روز اللہ سے ملے گا، اللہ پوچھے گا: تیرا برا ہو، تو نے کیا پی رکھا ہے؟ وہ بولے گا: شراب، اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تم پر شراب حرام نہیں کر دی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، اس پر اللہ کی طرف سے اسے جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

نشہ آور چیزوں کے استعمال کے ساتھ نمازیں قبول نہیں ہوتیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ سَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، وَ اِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهِ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ هِيَ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ. (ابن ماجه/ ۳۳۷۷)

جس نے شراب پی اورنشہ آیا، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اگراسی حال میں مرجائے تو جہنم میں جائے گا اوراگر توبہ کرلے تو اللہ معاف کردے گا، اگر دوبارہ پیئے اورنشہ آجائے تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی اورتوبہ کے بغیر موت آئی تو جہنم میں جائے گا، ہاں اگرتوبہ کرے گا تو اللہ توبہ قبول فرمالے گا، پھراگر سہ بارہ پیئے اورنشہ آجائے تو اللہ چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا، اگراسی حال میں مرے گا تو جہنمی ہوگا، اوراگرتوبہ کرے گا تو اللہ رحم فرمائے گا، اور اگر پھر یہ حرکت کی تو اللہ لازمی طور پر اس کو

دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا لہو اور پیپ پلا کر رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ، فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ صَلاتُهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.

(کنزالعمال/۵:۱۳۸)

شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے، جو اسے پیتا ہے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اگر وہ اس حال میں مرجاتا ہے کہ شراب اس کے پیٹ میں ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

دیگر آسمانی کتابوں کی وضاحت

قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں بھی شراب کی ممانعت کا ذکر واضح الفاظ میں ملتا ہے، بائبل میں کئی فقروں میں یہ ہدایت موجود ہے، عہد نامۂ عتیق کی کتاب امثال میں ذکر ہوا ہے کہ:

شراب ایک فریبی مشروب ہے، بلانوشی غضبناک ہے، جو بھی اس کے فریب میں آتا ہے، یہ اسے دیوانہ کردیتی ہے۔

عہد نامۂ جدید میں تاکید کی گئی ہے:

اور شراب میں دھت مت رہو۔ (اسلام پر چالیس اعتراضات کے عقلی ونقلی جواب: ڈاکٹر ذاکر نائک: ۹۹)

اگر چہ قرآن سے ماقبل کی شریعتوں میں بہت کچھ تحریف ہوئی ہے، شراب کی حرمت کو بھی اکثر مقامات سے مٹا دیا گیا ہے، مگر توریت میں شراب کی حرمت کو بیان

کرنے والی ایک آیت ملتی ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے:

''اگر کسی آدمی کا ضدی اور گردن کش بیٹا ہو جو اپنے باپ یا ماں کی بات نہ مانتا ہو، اور ان کے تنبیہ کرنے پر بھی ان کی نہ سنتا ہو، تو اس کے ماں باپ اسے پکڑ کر اور نکال کر اس شہر کے بزرگوں کے پاس اس جگہ کے پھاٹک پر لے جائیں، اور وہ اس کے شہر کے بزرگوں سے عرض کریں کہ یہ ہمارا بیٹا ضدی اور گردن کش ہے، یہ ہماری بات نہیں مانتا اور اڑاوا اور شرابی ہے، تب اس کے شہر کے سب لوگ اسے سنگسار کریں کہ وہ مرجائے، یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دور کرنا، تب سب اسرائیلی سن کر ڈر جائیں گے۔'' (استثناء:۲۱/ ۱۸)

اس حکم سے واضح ہوتا ہے کہ کہ لڑکا بدچلن و بدمزاج ہو، جو شراب و جوا کا عادی ہو ایسے لڑکے کو شہر کے ذمہ دار حضرات سنگسار کریں کہ وہ مرجائے، اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب حرام تھی اور اس کے ارتکاب کرنے والے کو سنگسار کی سزا تھی۔ (دیکھئے: قرآن مجید اور بائبل: طفیل انعامی: ۳۹۸)

شراب اور منشیات کے مضر اثرات

شراب اور نشے کی لعنت انسان کو چوطرفہ نقصانات سے دوچار کرتی ہے اور تباہ و برباد کرڈالتی ہیں، اس کی نحوست سے انسان دینی، روحانی، اخلاقی، جسمانی، مالی اور معاشرتی ہر لحاظ سے کمزور ہوتا چلا جاتا ہے، احادیث میں صاف فرمایا گیا ہے:

اَلْمُؤمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِنَ الْمُؤمِنِ الضَّعِیْفِ. (مسلم)

تندرست مومن، کمزور و لاغر مومن سے بدرجہا بہتر ہے۔

اس لعنت کے منحوس اثرات اور مضرات بے انتہا ہیں، ذیل میں چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

جسمانی نقصانات

میڈیکل سائنس باتفاق رائے یہ طے کر چکی ہے کہ شراب ونشہ ایک سست رفتار زہر ہے، اور اس سے انسان کا بدن کھوکھلا ہوتا چلا جاتا ہے اور تیزی سے انسان کے قدم موت کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں، منشیات کا سب سے بڑا ضرر انسان کی صحت اور جسم وقوت کو پہونچتا ہے، واضح رہنا چاہئے کہ انسان کی زندگی، صحت، جسم اور طاقت اس کی اپنی ملک نہیں، بلکہ اس کے پاس اللہ کی امانت ہیں، اس امانت میں خیانت کسی بھی صورت جائز نہیں ہے، اسی لئے قرآن نے فرمایا ہے:

وَلاتُلْقُوا بِأَیْدِیْکُمْ إِلَی التَّهْلُکَةِ. (البقرة/۱۹۵)

اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

مزید واضح کیا گیا:

وَلاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا.

(النساء/۲۹)

اپنے قتل کا سامان مت کرو، بلاشبہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔

اسی طرح احادیث میں بار بار اس حقیقت کو بیان فرمایا گیا ہے، بلکہ ''لَاضَرَرَ وَ لَاضِرَارَ'' (مسند احمد) فرما کر صراحت کر دی گئی ہے کہ اسلام میں نہ اس کی اجازت ہے کہ انسان خود اپنی ذات کو نقصان پہنچائے اور نہ اس کی اجازت ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے، اور ''اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا'' (بخاری) کہہ کر واضح فرما دیا گیا ہے کہ تمہارے جسم وجان کا تم پر حق ہے، اس کا تحفظ اور اسے ہر طرح کے خلل ونقصان سے بچانا تمہاری ذمہ داری ہے، اسلام نے حفظانِ صحت پر جتنا زور دیا ہے، کسی اور مذہب میں اس پر اتنا زور نہیں دیا گیا ہے۔

قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی میں طہارت، نظافت، صرف طیبات کے استعمال اور خبائث سے بچنے کی جو واضح اور مفصل تعلیمات ہیں ان سے اسلام میں جسمانی صحت کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، اب غور کیا جائے کہ شراب ومنشیات اور اس سے متعلق تمام چیزوں کا استعمال صرف اپنی صحت وذات کو نقصان پہنچانے، اپنی طاقت کو ختم کرنے، اللہ کی امانت کو ضائع کرنے، امانت میں خیانت کا مرتکب ہونے، اور اپنی قبر آپ کھودنے اور اپنے کو موت کے منہ میں لے جانے کے سوا کیا ہے؟

طبی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور تجربات ومشاہدات اس پر شاہد ہیں کہ انسان کا جسم شراب ونشے کی وجہ سے مختلف ہولناک امراض کا مجموعہ بن جاتا ہے،

یورپ کے ڈاکٹروں کے ایک پینل نے ۱۰۰/ ایسے بڑے اور مہلک امراض کی نشاندہی کی ہے جو نشے کی لت کی وجہ سے عام ہوتے جارہے ہین، جن میں دل و دماغ اور اعصابی ونفسیاتی امراض کے ساتھ کینسر اور ایڈز کے امراض بالکل نمایاں ہیں، ایک امریکی ڈاکٹر جو محقق ومصنف بھی ہے لکھتا ہے کہ:

امریکا میں ایڈز کے چالیس فیصد مریض وہ ہیں جن کو منشیات کے بے محابا استعمال نے اس اسٹیج تک پہونچایا ہے، امریکی لوگوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودی ہے، مذہبی اخلاقیات سے ان کا رشتہ بالکل ختم ہو چکا ہے، اور یہ سب کچھ نشے کی لعنت عام ہوجانے کا وبال ہے، یورپ کے اخلاقی دیوالیہ پن اور بے راہ روی کا اصل سبب یہی ہے۔ (المخدرات مدمرات: دعائض قرنی/۱۲)

دل کے امراض بطور خاص بلڈ پریشر کا متاثر ہوجانا، دوران خون کا نظام خراب ہوجانا، گردوں اور جگر کی خرابی، نظام ہضم کا بگاڑ اور معدہ کی متنوع بیماریاں، بالعموم گلے کے کینسر کا عارضہ، دردسر اور بینائی کی خرابی کا مرض، قوت حافظہ کا خراب ہوجانا، رعشہ کا مرض، تمام اعصاب کا متاثر ہونا، تنفس کا عارضہ لاحق ہونا، دماغی امراض (مثلاً نسیان، دوران سر، جنون، نیند نہ آنا، مرگی، قوت فیصلہ سے محرومی وغیرہ) جلدی وجنسی امراض یہ تمام عوارض طبی تحقیقات کے مطابق منشیات کے استعمال کی وجہ سے بکثرت لاحق ہوتے ہیں، غور کیا جائے کہ ان امراض میں مبتلا انسان کے جسم کا مدافعتی نظام کس درجہ متاثر ہوگا اور وہ چند ہی دنوں میں کس طرح ہڈی کا ڈھانچہ بن کر رہ جائے گا، آج کل جوانوں کی موت کے جو واقعات بکثرت پیش آتے ہیں ان کا اہم اور بنیادی سبب نشہ کی یہی لعنت

ہے، ٹریفک حادثات بھی دوسرے درجے میں اس کا سبب ہیں، لیکن سروے کیا جائے تو آدھے سے زائد ٹریفک حادثات بھی نشہ باز ڈرائیوروں کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔

منشیات کی لعنت انتہائی پیچیدہ نفسیاتی امراض کا ذریعہ بھی بنتی ہے، اور یہ امراض نشہ باز کے ساتھ اس کے اہل خانہ (بیوی، بچوں) کی زندگی اجیرن کردیتے ہیں، بلکہ مشاہدے میں یہ بات آتی ہے کہ شراب کے یہ مضر اثرات متعدی ہوکر شرابی کی نسل تک پہونچتے ہیں، اور ایسے افراد کی اولاد خصوصاً شراب و نشے کی عادی خواتین کی اولاد اکثر اسی راہ پر چل پڑتی ہے، اور ان امراض کا نشانہ بنتی ہے، اسی لئے شریعت نے صاف اور دوٹوک الفاظ میں طے کردیا ہے:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ. (ابن ماجہ/۳۳۸۹)

ہر صاحب ایمان کے لئے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اور:

كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. (ایضاً/۳۳۸۶)

ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

نیز:

مَاأَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ. (ایضاً/۳۳۹۳)

نشہ آور چیز کی زیادہ اور کم ہر مقدار حرام ہے۔

حضرت ام سلمہ کا بیان ہے:

نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ. (ابوداؤد/۳۶۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز سے اور صحت میں
خلل ڈالنے والی ہر چیز سے منع فرما دیا ہے۔

مالی نقصانات

منشیات کے مضرات کا ایک پہلو مالی نقصان بھی ہے، منشیات کا فروغ امت کی معاشی اور اقتصادی قوت کو ناقابل تلافی نقصان پہونچانے کے مرادف ہے۔

سیال و جامد منشیات کی قیمت عام طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے، بسا اوقات ایک غریب خاندان جس رقم میں ایک دن کی خوراک کا نظم کر سکتا ہے، اتنی رقم میں شراب کی ایک بوتل دستیاب ہوتی ہے، بعض نشہ آور چیزیں مثلاً ہیروئن ایک کروڑ روپئے فی کلو کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں، یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ ہماری حکومت ایک ہلاک ہونے والے شخص کے لئے اس کے ورثاء کو ایک لاکھ روپئے ایکس گریشیا (معاوضہ بنام ہمدردی) دیتی ہے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک کلو ہیروئن کی قیمت سو انسانوں کے مساوی ہوگی، اور اسی سے یہ بھی سمجھنا مشکل نہیں کہ ہمارے اس دور میں انسانی زندگی اور جان کس قدر ارزاں ہے اور ہلاکت میں ڈالنے والی ملعون چیز کس قدر گراں ہے؟

یہ تو بہت قیمتی منشیات کا ذکر ہوا، موجودہ حالات میں ایک خاص سازش کے تحت منشیات کو فروغ دینے خصوصاً جوانوں میں اس کی لت ڈالنے کا جو منحوس کام یا بالفاظ دیگر بہت بڑا کاروبار ہو رہا ہے، اس کے نتیجے میں نشہ پیدا کرنے والے ٹیبلٹ، کیپسول، سفوف، سیرپ، پڑیا، انجکشن بہت تیزی سے عام ہو رہے ہیں، اور انہیں کم

قیمت پر دستیاب کرایا جا رہا ہے، تاکہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے افراد، جو ایسے کاروباریوں کا اصل ٹارگٹ ہیں، بآسانی ان اشیاء کو حاصل کر سکیں، یہ منشیات اگرچہ کم قیمت ہیں، لیکن پھر بھی غریبوں کا کل اثاثہ ان پر ضائع ہو کر کیسے بھیانک مالی نقصان کا باعث بنتا ہے اور ایسے نشہ بازوں کا گھرانہ کس طرح مفلوک الحال اور دانے دانے کو محتاج ہوتا ہے، تصور کر لیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی قابل غور ہے کہ ابتداء میں تو انسان اپنے ارادے اور اختیار سے نشے کی لعنت میں مبتلا ہوتا ہے، لیکن پھر اس کی ایسی عادت پڑتی ہے اور ایسا چسکا لگتا ہے کہ گویا وہ اس کے بغیر زندہ ہی نہیں رہ سکتا، پھر وہ اپنے قابو ہی میں نہیں رہتا، چنانچہ وہ منشیات حاصل کرنے کے لئے سب کچھ داؤں پر لگا دیتا ہے، اپنی ساری پونجی لٹا دیتا ہے، جائداد بیچ دیتا ہے، کاسۂ گدائی لے کر در در پھرتا ہے، بھیک مانگ کر نشہ کرتا ہے، چوری کر کے کام چلاتا ہے، اپنے جسم کے اعضاء (دل، گردہ وغیرہ) تک بیچ ڈالتا ہے، بلڈ بینک کو خون دینے والے افراد عام طور پر نشہ باز ہوتے ہیں، جو ارزاں قیمت پر اپنا لہو فروخت کر کے اپنی نشہ کی چیز حاصل کرتے ہیں، حد یہ ہے کہ ایسے لوگ اپنی اولاد اور بیویوں تک کا سودا کرنے میں بھی نہیں ہچکچاتے، یہ بدترین نقصانات منشیات کی نحوست ہیں۔

اس وقت دنیا کا سب سے مہنگا کاروبار منشیات کا ہے، تمام تر ظاہری قانونی بندشوں کے باوجود یہ کاروبار خوب پھل پھول رہا ہے، قوم کا انتہائی بیش قیمت اثاثہ اس کی نذر ہو رہا ہے، نہ جانے کتنے افراد اس وجہ سے دیوالیہ بن گئے، کتنے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو گئے، اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ ہزاروں جوانوں کی صحت، زندگی اور دولت کو تباہ کرنے والے منشیات کے تاجر حکومتوں اور آقاؤں کی خفیہ اور مضبوط

سرپرستی میں اور بڑی بڑی رشوتوں کی تدبیر سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، قوم کا خون پی رہے ہیں اور اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں، جن کی گردنوں پر بے شمار افراد کی ہلاکت، لاکھوں جوانوں کی جوانی وصحت کی تباہی، والدین کے ہوتے ہوئے یتیموں جیسی زندگی گذارنے والے نونہالوں کی محرومی اور بے بسی، شوہروں کے ہوتے ہوئے بیواؤں سے بری زندگی جینے والی خواتین کی پریشان حالی اور کس مپرسی جیسے بے شمار جرائم کا بوجھ ہے، مگر وہ احساس جرم سے عاری اور اپنا بیلنس بڑھانے میں منہمک ہیں، اور انہیں کے ذریعہ پوری دنیا میں مختلف تدبیروں سے کبھی معصوم بچوں کو اغوا کر کے ان کا پیٹ چیر کر ان میں منشیات بھر کر اور کبھی کسی اور طرح سے خطرناک منشیات (افیم، ہیروئن، کوکین، چرس، ڈرگ، ایم ڈی ٹیبلٹس، وائٹر نامی سفید نشہ آور کیمیکل جو مشروب اور سفوف دونوں شکلوں میں دستیاب ہوتا ہے، وغیرہ) سپلائی کی جاتی ہیں۔

عرب ممالک بطور خاص مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے یہودی تاجروں کے ذریعہ منشیات کی وسیع پیمانے پر سپلائی جاری ہے، اور اس کے ذریعہ ایک تیر سے دو شکار کئے جارہے ہیں، دولت بھی سمیٹی جارہی ہے، اور امتِ عرب کو کھوکھلا اور بے قیمت بھی بنایا جارہا ہے۔ (المخدرات: عائض قرنی/ ۱۵)

یومیہ نشہ بازں کا تناسب بڑھتا جارہا ہے، اربوں کی دولت انسانوں کے ذریعہ اس لعنت میں صرف کی جارہی ہے، یہ اسراف قوم کی معاشی صورت حال کو کس دیوالیہ پن کی طرف لے جارہا ہے محتاج بیان نہیں، ان مالی نقصانات سے امت کو محفوظ رکھنے کے لئے منشیات کی اس لعنت پر قدغن لگانی ہوگی، تبھی امت اسراف اور بدحالی کی زنجیر سے آزاد ہوسکے گی۔

سماجی نقصانات

انسان جس معاشرہ میں رہتا ہے، اس کے مختلف افراد سے اس کے روابط ہوتے ہیں، اور اسی لئے مختلف افراد کے حقوق اور ذمہ داریاں اس سے متعلق ہوتی ہیں، اگر وہ صاحب اولاد ہے تو اولاد کی تعلیم، تربیت، پرورش، خورد ونوش، لباس و مکان تمام ضروریات اس سے وابستہ ہوتی ہیں، والدین حیات ہوں تو ان کی ذمہ داری اور ان کے خرچ کا بار اس کے ذمہ ہوتا ہے، بڑا ہے تو چھوٹے بھائی بہنوں کی تربیت اور نکاح وغیرہ کے فرائض اس کو ادا کرنے ہوتے ہیں، شادی شدہ ہے تو بیوی کے حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری اس کے اوپر ہوتی ہے، اب اگر ایسا انسان جس کے ذمہ بہت سے فرائض، حقوق اور ذمہ داریاں ہوں، نشے کی لعنت میں مبتلا ہو جائے، تو نہ وہ کسی صاحب حق کا حق ادا کرنے کی پوزیشن میں رہتا ہے اور نہ اپنی کسی ذمہ داری کی انجام دہی کا اسے کوئی شعور باقی رہ جاتا ہے۔

شراب ومنشیات کے رسیا افراد کی اپنی زندگی تو اجیرن ہوتی ہے، ان کا پورا خاندان اور گھرانہ عجیب بکھراؤ کا شکار ہو جاتا ہے، اولاد ضائع ہونے لگتی ہے، تربیت کا فقدان، تعلیم سے محرومی اور مالی بدحالی انہیں بگاڑ کی راہوں پر لے جاتی ہے، اور ایک آدمی کی بے راہ روی بہت سوں کے بگاڑ کا باعث بن جاتی ہے، بوڑھے والدین اپنی اولاد کے ضائع ہونے کے المیے کو دیکھ کر آہ سرد بھرنے اور سسکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، سب سے زیادہ مظلوم حالت نشے بازوں کی بیویوں کی ہوتی ہے، جو شوہر ہوتے ہوئے بھی بیواؤں سے زیادہ بدتر حال کو پہونچ جاتی ہیں، نشہ بازوں کی بیویاں اور بچے عام طور پر جسمانی تشدد کا نشانہ بھی بنتے ہیں اور ناقابل بیان ذہنی اور دماغی تناؤ اور الجھن

کا بھی، طلاق کے ان گنت واقعات خاص طور سے دیہی علاقوں میں نشہ کی وجہ سے پیش آتے ہیں، اوراس طلاق کا راست نقصان سب سے بڑھ کر عورت اور کم سن بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔

شراب نوشی کا ایک نمایاں اثر زود رنجی اور غصہ کی کیفیات فوری طور پر طاری ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں جھگڑے، لڑائیاں اور گالم گلوج جیسی چیزیں سامنے آتی ہیں۔

قرآن کریم نے منشیات کے سماجی نقصانات کو بطور خاص بیان فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ بغض و عدوات کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، لڑائیاں اور تنازعے شروع ہوتے ہیں، زوجین کے تعلقات بگڑتے ہیں، خاندانوں کے رشتے بکھرتے ہیں، گھر برباد ہوجاتے ہیں اور فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے، یہ بدترین سماجی مضرات ہیں جن سے شرابیوں کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔

دینی واخلاقی نقصانات

منشیات کے بے شمار نقصانات کا سب سے اہم حصہ دینی واخلاقی نقصانات ہیں، واقعہ یہ ہے کہ نشہ سیکڑوں برائیوں اور جرائم کا سرچشمہ ہے، اللہ نے انسان کے قلب و دماغ میں برائی سے روکنے والا نظام رکھا ہے، جسے نفس لوامہ کہا جاتا ہے، جو انسان کو غلط کاموں سے روکتا ہے، شراب نوشی کے نتیجہ میں یہ نظام معطل ہوجاتا ہے، انجام یہ ہوتا ہے کہ پھر ہر غلط کام سرزد ہوتا ہے۔

شراب دراصل شیطان کا ایک ہتھکنڈہ ہے جو انسان کو اس کی فطرت سلیمہ سے ہٹا دیتا ہے، اسے اشرف المخلوقات کے درجہ سے اسفل السافلین میں پہنچ دیتا ہے، اور اسے حیوانوں سے بھی بدتر وکمتر بنا دیتا ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہوا ہے:

إِيَّـاكَ وَ الْـخَـمْرَ، فَإِنْ خَطِيْئَتَهَا تفْرَعُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنْ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ. (ابن ماجه/۳۳۷۲)

شراب سے بچو، کیونکہ شراب سے برائیاں اسی طرح پھوٹتی ہیں جیسے درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔

مزید فرمایا گیا:

اِنَّ الْـخَبَـائِـثَ جُعِلَتْ فِىْ بَيْتٍ، فَأُغْلِقَ عَلَيْهَا، وَجُعِلَ مِـفْتَـاحُهَـا الْـخَـمْـرَ، فَـمَـنْ شَـرِبَ الْـخَـمْـرَ وَ قَـعَ فِـىْ الْخَبَائِثِ. (كنزالعمال/۵:۱۴۱)

تمام جرائم ایک مکان میں بند کردیئے گئے، اور شراب کو ان کی کنجی بنادیا گیا، جو شراب پیتا ہے، وہ تمام جرائم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

منشیات کے استعمال کی لت انسان سے ہر گناہ کرالیتی ہے، قتل، زنا، ظلم، سب و شتم، بدزبانی، فضول گوئی، آبروریزی، دوسروں کی عزت سے کھلواڑ، فحاشی، خباثت، دناءت، رذالت، چوری، رہزنی غرض کون سا ایسا جرم ہے جو نشے باز سے سرزد نہیں ہوتا؟ جرائم کے واقعات کا تجزیہ کیا جائے تو آدھے سے زیادہ جرائم نشے کی وجہ سے اور نشے کی حالت میں ہوتے ہیں، مختلف ممالک کے سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر جنسی جرائم اور خواتین کے ساتھ تشدد کے واقعات اسی وجہ سے پیش آتے ہیں، بیشتر ٹریفک حادثات بھی اسی بنیاد پر رونما ہوتے ہیں۔

حضرت ضحاک بن مزاحم سے کسی نشہ کے عادی نے یہ بہانہ کیا تھا کہ اس سے غذا

ہضم ہو جاتی ہے،اس پرانہوں نے فرمایا:

اَمَــا اِنَّــهُ يَهْــضِــمُ مِــنْ دِيْــنِکَ وَ عَــقْــلِکَ اَكْثَرَ. (المستطرف/ ٤٧٠)

یہ لت دین اور عقل کو پوری طرح ہضم (ختم) کردیتی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم سے پوچھا گیا:

مَالَکَ لَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ؟

آپ شراب کیوں نہیں پیتے؟

انہوں نے جواب دیا:

لَا اَشْرَبُ مَا يَشْرَبُ عَقْلِيْ.

میں ایسی چیز نہیں پیتا جو میری عقل کو پی جائے۔(الخمر وسائر المسکرات: احمد بن حجر: ۳۰)

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے یہی سوال کیا گیا کہ جاہلیت میں شراب عام تھی، آپ نے اسی وقت شراب اپنے لئے حرام کیوں کرلی تھی؟ فرمایا:

لِاَنِّی رَأَيْتُ الْكَمَلَةَ يَزِيْدُوْنَ فِيْ عُقُوْلِهِمْ، وَشَارِبُ الْخَمْرِ يَسْعَى فِيْ زَوَالِ عَقْلِهِ، فَتَرَكْتُهَا لِذَالِکَ. (ایضاً)

میں نے اہل کمال کو دیکھا کہ وہ اپنی عقلوں میں اضافہ کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ شراب نوش خود اپنی عقل ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے،بس اسی لئے میں نے شراب چھوڑ دی۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ

مجھے دوا کے لئے شراب کی ضرورت پڑتی ہے، اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، لٰكِنَّهُ دَاءٌ. (مسلم/١٩٨٤)

شراب دوا نہیں، بلکہ سب سے خطرناک مرض ہے۔

ان نقصانات کے ساتھ قرآنی بیان کے مطابق اللہ کے ذکر اور نماز سے غفلت پیدا ہونا بھی منشیات کا منحوس اثر ہوتا ہے اور ان کے نتیجے میں ہر خیر سے محرومی انسان کا مقدر بن جاتی ہے۔

حاصل

مذکورہ تفصیلات سے بہ خوبی واضح ہوا کہ شراب و منشیات کی لعنت:

(۱) دین و مذہب سے بے گانہ کر دیتی ہے، اور دین کو بے حد نقصان پہونچاتی ہے۔

(۲) اخلاق و کردار کو بگاڑ دیتی ہے۔

(۳) عقل و شعور سے بے گانہ کر دیتی ہے۔

(۴) جسم و صحت و قوت کو ناقابل تلافی ضرر پہونچاتی ہے۔

(۵) اولاد کی صحیح تربیت سے محروم اور بگاڑ کی راہوں کا مسافر بناتی ہے۔

(۶) انسان کی کرامت و عظمت کی ردا کو تار تار کر دیتی ہے۔

(۷) انسان کو شیطان کا آلۂ کار بنا کر اللہ کی رحمت سے دور کر دیتی ہے۔

(۸) انسان کو ذلت و رسوائی کے مہیب غار میں دھکیل دیتی ہے۔

(۹) مالی اعتبار سے انسان کو مفلوک الحال بنا دیتی ہے۔

(۱۰) خاندانی نظام کو بکھیر دیتی ہے۔

(۱۱) عبادت سے غافل اور معاصی کا عادی بنا دیتی ہے۔

(۱۲) پوری زندگی کو بے سکونی اور بے چینی کی نذر کر دیتی ہے۔

انہیں خطرناک ہمہ جہت نقصانات کے پیش نظر متعدد اہل علم کا یہ قول منقول ہے:

لَأَنْ اَرَی اِبْنِی یَزْنِی اَوْ یَسْرِقُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَسْکَرَ، یَأْتِیْ عَلَیْهِ وَقْتٌ لَایَعْرِفُ اللّٰهَ فِیْهِ. (نضرة النعيم/ ۱۰:۴۷۰۸)

میری اولاد زنا یا چوری کا جرم کرے، یہ اس کی بہ نسبت بہتر ہے کہ وہ نشہ کی لعنت میں مبتلا ہو جائے اور اس کے روز وشب میں ایسا وقت بھی آئے کہ وہ اللہ کی معرفت سے محروم رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے منقول ہے:

لَاَنْ اَزْنِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَسْکَرَ، وَلَاَنْ اَسْرِقَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَسْکَرَ، لِاَنَّ السَّکْرَانَ یَأْتِیْ عَلَیْهِ سَاعَةٌ لَایَعْرِفُ فِیْهَا رَبَّهُ. (شعب الايمان:بيهقى:باب فى المطاعم والمشارب:۵/۱۳)

میں زنا کروں، یہ شراب کی بہ نسبت ہلکی بات ہے، میں چوری کروں یہ بھی شراب کے مقابلہ میں معمولی بات ہے، اس لئے کہ شرابی پر وہ لمحہ ضرور آتا ہے جس میں وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔

شراب اور نشے کے ان بے پناہ مضرِ صحت وایمان پہلوؤں کی وجہ سے امام احمد بن حنبلؒ اور دیگر فقہاء نے یہاں تک صراحت کی ہے:

إِذَا کَانَ الرَّجُلُ کُفُؤَا الْمَرأَةِ فِی الْمَالِ وَ الْحَسَبِ، إِلَّا اَنَّهُ یَشْرَبُ الْخَمْرَ الْمُسْکِرَ، لَاتُزَوَّجُ عَنْهُ، لَیْسَ بِکُفُؤٍ لَهَا. (نضرة النعيم/ ۱۰:۴۷۶۰)

اگر مالی اور خاندانی اعتبار سے کوئی مرد کسی خاتون کا کفو (مساوی) ہو، لیکن وہ شراب کا عادی ہو، تو اسے اس خاتون کا کفو نہیں سمجھا جائے گا، اور اس کی شادی اس سے نہ ہو سکے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے:

مَنْ زَوَّجَ بِنْتَهُ اَوْ وَاحِدَةً مِنْ اَهْلِهِ مِمَّنْ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَكَانَّمَا قَادَهَا اِلَى النَّارِ. (كنز العمال/٥:١٤١)

جو اپنی بیٹی یا اپنے اہل خانہ میں سے کسی کا نکاح شرابی سے کر دیتا ہے تو گویا وہ اسے جیتے جی جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔

حضرت علی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ بَعْدَ اَنَّ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَى لِسَانِيْ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُزَوَّجَ اِذَا خَطَبَ، وَ لَايُشَفَّعُ اِذَا شَفَعَ، وَلَايُصَدَّقُ اِذَا حَدَّثَ، وَلَايُؤتَمَنُ عَلَى اَمَانَةٍ. (كنز العمال/٥:١٤٣)

اللہ کی طرف سے میری زبانی شراب کی حرمت آ جانے کے بعد بھی جو شراب پیئے تو اس کے ساتھ یہ معاملہ ہونا چاہئے کہ وہ پیغام نکاح دے تو پیغام قبول نہ کیا جائے، اپنے اہل خانہ میں کسی سے اس کا نکاح نہ کیا جائے، وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، وہ کچھ کہے تو اسے سچا نہ سمجھا جائے اور کسی امانت کے سلسلہ میں اسے امین نہ سمجھا جائے۔

شراب کے ان گنت نقصانات کی وجہ سے اس کے ناموں میں ایک نام ''الاثم''

بھی ہے،جس کے معنی گناہ کے ہیں،اس سے واضح ہوتا ہے کہ شراب اور گناہ وجرم میں چولی دامن کا ساتھ ہے،عربی شاعر کہتا ہے:

شَــرِبْــتُ الْاِثْــمَ حَتّٰـــیٰ ضَلَّ عَـقْـلِـیْ
کَــذَاکَ الْاِثْـمُ یَــذْهَـــبُ بِـالْـعُـقُـوْلِ

میں نے گناہ کا سرچشمہ یعنی شراب پی، یہاں تک کہ میری عقل ختم ہوگئی،شراب اور گناہ سے اسی طرح عقلیں ختم ہوجایا کرتی ہیں۔

(شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۳/۵)

بعض اہل علم سے منقول ہے کہ شراب ونشہ کا عادی انسان مکمل جانوروں جیسی حرکتیں کرتا ہے:

(۱) یا تو وہ قے کرتا ہے اور خنزیر کی طرح عمل کرتا ہے۔

(۲) یا دوسروں پر ٹوٹ پڑتا اور زخمی کرتا ہے،ایسی صورت میں وہ کتوں جیسا عمل کرتا ہے۔

(۳) یا پھر وہ بندروں کی طرح چھلانگ لگاتا اور رقص کرتا ہے۔

(شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۴/۵)

حضرت حکم بن ہشامؒ نے اپنے پوتے کو جو شراب کا عادی تھا،سمجھاتے ہوئے کہا تھا:

بیٹے: یہ بہت بری بلا ہے، یہ جسمانی اعتبار سے نظام ہضم بگاڑ دیتی ہے، منھ سے قے آتی ہے،دست لگ جاتے ہیں،شرعی اعتبار سے سزا نافذ ہوتی ہے، اور سماجی اعتبار سے اچھا بھلا انسان بچوں کا کھلونا اور مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔

(شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۴/۵)

حضرت قیس بن عاصم سے پوچھا گیا کہ آپ نے شراب کیوں چھوڑ دی؟ ان کا جواب تھا:

شراب مال کا ضیاع بھی ہے، بد زبانی کا ذریعہ بھی ہے، اور مروت وشرافت کی قدروں کا خاتمہ بھی ہے۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۱۴/۵)

حضرت حسنؓ فرمایا کرتے تھے:

لَوْ كَانَ الْعَقْلُ يُشْتَرىٰ لَتَغَالَىٰ النَّاسُ فِيْ ثَمَنِهِ، فَالْعَجَبُ مِمَّنْ يَشْتَرِيْ بِمَالِهِ مَا يُفْسِدُهُ. (المستطرف: ۶۰۷)

اگر عقل فروخت ہوتی تو لوگ انتہائی گراں قیمت دیکر اسے خریدتے، بڑا تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو اپنا مال خرچ کر کے وہ چیز خریدتا ہے جو اس کی عقل کو برباد کر ڈالے۔

حضرت ابن ابی اوفی نے اپنی قوم کو شراب سے منع کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے:

اَلاَ يَا لِقَوْمِى لَيْسَ فِى الْخَمْرِ رِفْعَةٌ
فَلاَ تَقْرَبُوْا مِنْهَا فَلَسْتُ بِفَاعِلِ
فَإِنِّى رَأَيْتُ الْخَمْرَ شَيْنًا وَ لَمْ يَزَلْ
اَخُوْ الْخَمْرِ دَخَّالاً لِشَرِّ الْمَنَازِلِ

سنو اے میری قوم کے لوگو: شراب میں کبھی بھی بلندی نہیں مل سکتی، ہرگز اس کے قریب نہ جاؤ، میں کبھی نشہ نہیں کرتا، میں شراب کو بدترین عیب سمجھتا ہوں، شراب نوش بدترین مقام وحال پر پہنچ کر رہتا ہے۔ (ایضاً)

منشیات کے رواج کے بنیادی اسباب و محرکات

اس وقت پوری دنیا میں منشیات کے استعمال کا جو عام رواج چل پڑا ہے، خاص طور سے نوجوان نسل جس بری طرح سے نشے کی لت میں مبتلا ہورہی ہے، وہ ہر صاحب فکر کے لئے بے حد تشویش ناک صورت حال ہے، تمام احتیاطی تدبیروں کے باوجود منشیات کے استعمال کی شرح میں کمی کے بجائے مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے، دولت کی ہوس نے سرمایہ داروں کو اتنا اندھا کردیا ہے کہ وہ مسلسل منشیات کے کاروبار کو مختلف خوش نما ٹائٹلوں کے ساتھ بڑھاوا دے کر نوجوانوں کو جسمانی و اخلاقی، اقتصادی و معاشرتی ہر اعتبار سے بدحالی کی آخری سطح تک پہونچانے کے درپے ہوچکے ہیں، مختلف خوردونوش کی چیزوں (مثلاً چاکلیٹ وغیرہ) میں مخفی طور پر نشہ آور مادے شامل کر کے نوجوانوں کو ان کا عادی بنایا جاتا ہے اور اس طرح پھر ان کو منشیات کا خوگر کردیا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں منشیات کی ہزاروں قسمیں وجود میں آگئی ہیں، اور مختلف ناموں سے دستیاب ہیں، صرف فرانس کے اعداد وشمار کے مطابق وہاں منشیات کی ۵۰۰/ سے زائد قسمیں پائی جاتی ہیں، اور سب میں مضر صحت وعقل اجزاء لازماً موجود ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پہلے سے کہیں زیادہ آج محسوس کی جاسکتی ہے:

يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. (نسائی/۵٦٦١)

میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے، لیکن اس کو شراب کا نام نہیں (بلکہ کوئی اور نام) دیں گے۔

معاشرے میں نشے کی لعنت عام ہونے کے اسباب ومحرکات کیا ہیں؟ ذیل میں ان سے متعلق چند اہم امور کا جائزہ لیا جارہا ہے:

(۱) ایمانی جذبہ اور خوف خدا کی کمی

ہمارے سماج میں منشیات کی وباء عام ہونے کی سب پہلی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانی جذبات کمزور اور سرد پڑ گئے ہیں، بے خوفی اور جرأت بڑھ گئی ہے، اللہ کا خوف رخصت ہورہا ہے، موت کی یاد سے غفلت عام ہے، آخرت کی فکر اور بارگاہ رب العزت میں حاضری اور جواب دہی کا استحضار باقی نہیں رہا ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گناہوں کی طرف لوگ سرپٹ دوڑے جارہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ان کی لگام ان کے نفس کے قبضے میں ہے، اللہ کی سنت یہ ہے کہ جب انسان دین وشریعت کی لگام اپنے اوپر سے ہٹا دیتا ہے، تو پھر اللہ کی امان سے محروم ہوجاتا ہے اور اللہ کو پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ وہ ہلاکت کے کس کھڈ میں جاگرا، قرآن میں فرمایا جارہا ہے:

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ، وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَاسْمَعَهُمْ، وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ

لَتَوَلَّوْا وَ هُمْ مُعْرِضُوْنَ. (الانفال/۲۲-۲۳)

بلا شبہ اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے، اور اگر اللہ کے علم میں ان کے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو وہ ان کو سننے کی توفیق دے دیتا، لیکن اب جب کہ ان میں بھلائی بھی نہیں ہے، اگر ان کو سننے کی توفیق دے بھی دے تو وہ منھ موڑ کر بھاگ جائیں گے۔

معلوم ہوا کہ حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق اسی کے حصہ میں آتی ہے جس کے دل میں حق کی طلب ہو، اگر کسی کے دل میں حق کی طلب ہی نہ ہو اور وہ غفلت کی حالت میں زندگی بسر کر رہا ہو اور نفس کا غلام بن چکا ہو، تو وہ حق سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے، اور سمجھ بھی لے تو اسے پلٹنے اور عمل خیر کی توفیق نہیں ملتی، بلکہ وہ بدستور اپنی مجرمانہ غفلتوں میں مبتلا رہتا ہے۔

اسی حقیقت کو اگلی آیت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ.

(الانفال/۲٤)

جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔

یعنی جس کے دل میں حق کی طلب ہوتی ہے اگر اسے گناہ کا تقاضا ہو، مگر وہ طالب حق کی طرح اللہ سے طالب مدد ہو جائے تو اللہ اسکے اور گناہ کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں اور اس کے قدم گناہ کی راہ پر چلنے سے محفوظ ہو جاتے ہیں، اور جس کے دل میں حق کی طلب ہی نہ ہو اور وہ اللہ کی طرف رجوع بھی نہ ہوتا ہو وہ توفیق خیر سے محروم اور گناہوں میں غرق ہوتا چلا جاتا ہے۔

مزید فرمایا گیا:

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ، وَاللّٰهُ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ. (الصف/۵)

جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو کج کر دیا، اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت تک نہیں پہونچا تا۔

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جو بندہ اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ اس کو توفیق سے نوازتا ہے، جو اللہ سے نصرت کا طالب ہوتا ہے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے، جو اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

ان تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ جب تک ایمانی جذبات کم زور رہیں گے، اور اللہ وآخرت کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا، گناہ کے راستے سے واپسی نہیں ہو سکے گی، آج منشیات کے رواج عام کا بہت بنیادی سبب یہی ہے کہ امت ایمانی قوت سے محروم اور بارگاہ الٰہی میں بازپرس کی حقیقت سے بےفکری اور بےخوفی میں مبتلا ہے۔

(۲) اخلاقی تعلیم وتربیت کا فقدان

اولاد کو بنانے یا بگاڑنے میں سب سے نمایاں کردار گھر کی اخلاقی تعلیم وتربیت کا ہوتا ہے، اگر والدین یا ذمہ داران اپنی اولاد کی ٹھوس اور پختہ دینی تعلیم اور اعلیٰ اخلاقی تربیت کی فکر کریں گے، ان کے شب وروز کی تمام مشغولیات کی حکمت کے ساتھ نگہ داشت رکھیں گے، ان کو منکرات اور فواحش کے راستوں پر جانے سے روکیں گے، وہ تمام اسباب اور ذرائع جو بگاڑ کے راستے پر لے جاتے ہیں (جن میں آج خاص طور سے ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کا طوفان شامل ہے) یا تو اپنانے نہیں دیں گے یا بے حد

حساسیت اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنی نگرانی میں ان کا صرف مثبت اور مفید استعمال ہی ہونے دیں گے، تبھی اولاد گناہوں سے محفوظ رہ سکے گی۔

آج صورت حال یہ ہے کہ زندگی کے ہنگاموں اور مشغولیات میں والدین کو اپنی اولاد کی دینی واخلاقی تربیت کی فرصت ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ضروری ہونے کا انہیں احساس ہے، ٹی وی اور رقص وسرود کا کلچر گھر سے لے کر بازار تک اور اسکول سے لے کر تقریبات تک بالکل عام ہے، خلوت کی زندگی میں جوانی کی دہلیز پر پہونچتی اولاد موبائل، نیٹ وغیرہ کے ذریعہ کیا کر رہی ہے، وہ بے حیائی کی راہ پر کس طرح جارہی ہے اور منشیات کی لعنت میں کس طرح مبتلا ہو رہی ہے، اس کی کوئی فکر والدین کو نہیں رہتی ہے، نتیجہ سامنے ہے کہ نوجوانوں کی وہ نسل سامنے آرہی ہے جو شراب کی رسیا اور بگاڑ کا مرکب ہے۔

(۳) بے کاری اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری

بے کاری اور کسی مثبت، صحت منداور مفید مشغولیت کا نہ ہونا انسان کو بگاڑ کی راہ پر لے جانے کا بہت طاقت ور ذریعہ ہوتا ہے، ایسے لوگوں تک شیطان کی رسائی بہت آسانی سے ہوتی ہے، شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا لَمْ يَمْتَلِئْ مِنْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ، اِمْتَلَأَ مِنْ مَحَبَّةِ الشَّيْطَانِ، فَقَادَهُ الشَّيْطَانُ كَمَا تُقَادُ الدَّابَّةُ حَتَّى يُوْرِدَهُ مَوَارِدَ الْبَوَارِ. (المخدرات: عائض/۱۹)

اگر دل میں اللہ کی محبت نہ ہو تو شیطان کی محبت جگہ بنا لیتی ہے، پھر شیطان دل کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے، جیسے جانور کو قابو میں کیا جاتا

ہے، یہاں تک کہ شیطان انسان کو ہلاکت کے گڈھوں تک پہونچا ہی دیتا ہے۔

اس لئے مثبت اور مفید مشغولیات میں لگے رہنا بہت بڑی نعمت ہے اور بگاڑ سے سلامتی کا ذریعہ بھی ہے، موجودہ حالات میں جب معاشی بدحالی کا دور دورہ ہے، ایک بہت بڑا طبقہ بے روزگاری کی زندگی گزار رہا ہے، اور مایوسی، نفسیاتی کرب اور اضطراب کا شکار ہے، اور یہ کرب بسا اوقات اسے اپنے غم غلط کرنے کے لئے شراب ونشہ کے مہلک راستے پر لے جاتا ہے، یہ بھی سماج میں نشے کے عموم کا ایک سبب ہے۔

(۴) بری صحبت

نوجوانوں میں نشے کی لت کا ایک محرک نشے باز ساتھیوں کی صحبت ورفاقت بھی ہے، بری صحبت کے بدترین اثرات عقل ونقل سب سے ثابت ہیں، ارشاد نبوی ہے:

اَلْمَرْءُ عَلَىٰ دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. (ابو داؤد)

آدمی اپنے دوست کے طریقے پر کاربند ہوتا ہے، اس لئے دوستی سے پہلے دیکھ لینا چاہئے کہ کس سے دوستی کی جارہی ہے۔

سلف صالحین کے اقوال میں ہے:

لَيْسَ شَيْئٌ اَضَرَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنْ مُخَالَطَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَ النَّظَرِ اِلَى اَفْعَالِهِمْ. (الاخوة/جاسم المهلهل/۳۸)

دل کے لئے بروں کی صحبت اور ان کے برے افعال کو دیکھنے سے زیادہ ضرر رساں چیز کچھ اور نہیں ہے۔

عموماً یہ مشاہدہ ہے کہ شراب و نشے سے دور آدمی جب غلط صحبت میں آتا ہے تو اس کی زندگی اس لعنت سے آلودہ ہوئے بغیر نہیں رہتی، آج ہمارے نوجوانوں میں اپنے نام نہاد 'اسٹیٹس' کو بحال رکھنے کے لئے اپنے دوستوں کا جو 'سرکل' بنانے کا فیشن چل پڑا ہے وہ عیاش، بے حیا، اخلاق باختہ، شراب و کباب کے عادی نوجوانوں کا سرکل ہوتا ہے، وہاں کسی دین دار، باشرع، صالح، دینی خدمات سے وابستہ جوان کو داخلے ہی کی اجازت نہیں ہوتی، اور پھر اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی انہیں بروں کے رنگ میں رنگتا چلا جاتا ہے، اور اپنا سب کچھ داؤں پر لگا بیٹھتا ہے۔

(۵) یورپ کی اندھی نقالی اور غلامی

ہمارے معاشرہ میں منشیات اور دیگر فواحش کے عام ہونے کے پیچھے بنیادی کردار ہماری اندھی نقالی اور غلامی کے مزاج کا ہے، اسلام کا مکمل علم نہ ہونے، اپنی دینی تعلیمات پر بصیرت واعتماد نہ ہونے اور روح کے بجائے مادے کو ترجیح دینے کے مزاج کی وجہ سے امت کی اکثریت مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب اور منکرات سے لبریز کلچر کی اندھا دھند نقالی اور غلامی کرتی ہے۔

سماج میں مغرب زدگی کا ایک سبب مادیت اور خدا بیزاری اور اخلاقیات سے محروم مغربی نظام تعلیم کا عام فروغ ہے، دوسرا سبب میڈیا کے فحش، مخرب اور منفی پروگرام ہیں، اور اسی مغرب پرستی نے ہمارے سماج میں دیگر لعنتوں کے ساتھ منشیات کی لعنت کو بھی پروان چڑھایا ہے، اور یہ خمار اس وقت تک نہیں اترے گا جب تک نقالی اور غلامی کا مزاج ختم نہ ہو جائے۔

(٦) بے شعوری میں نشہ آور گولیوں کا مقوی دوا سمجھ کر استعمال

ایک طبقہ جوانوں میں وہ بھی ہے جو بگاڑ پھیلانے والوں کی طرف سے رائج نشہ آور گولیوں کو جھانسے میں آ کر انہیں مقوی دوا سمجھ کر استعمال کر لیتا ہے، اور اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس طرح اس نے نشے کا زہر اپنے وجود میں اتار لیا ہے، پھر رفتہ رفتہ وہ ان دواؤں کا عادی ہو جاتا ہے، اور پھر یہ عادت اسے برباد کر ڈالتی ہے، یہ بھی معاشرے میں منشیات کے رواج کا ایک سبب ہے۔

(٧) ذہنی پریشانیاں اور خانگی جھگڑے

معاشرتی، کاروباری، خاندانی یا گھریلو پریشانیوں، مسائل اور حالات کی وجہ سے متعدد لوگ ڈپریشن کا شکار ہو کر شراب اور نشہ کا سہارا لیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں، پھر یہ عادت جڑ پکڑتی چلی جاتی ہے۔

(٨) فلمی ایکٹرس کی نقل

ٹی وی کی لعنت نے نوجوانوں کو مخرب اخلاق پروگراموں بطور خاص فلموں کا دیوانہ بنا دیا ہے، اور نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ لباس، صورت، حلیہ، انداز، بالوں وغیرہ تمام چیزوں میں انہیں فلمی اداکاروں کی نقل اتارتا ہے، شراب و منشیات کے فروغ میں فلموں کا کردار بہت نمایاں ہے، بالعموم شراب نوشی اور کسی نہ کسی شکل میں نشہ خوری کے مناظر تمام فلموں میں ہوتے ہیں، یہ چیز نوجوانوں میں منشیات کی لت پیدا کرنے کا ایک بہت بنیادی سبب ہے۔

سماج کو نشے کی لعنت سے بچانے کی بنیادی تدبیریں

سماج میں بڑھتے ہوئے منشیات کے رواج کو ختم کرنے اور سماج کو اس برائی سے بچانے کے لئے کیا تدبیریں ہوسکتی ہیں، ذیل میں چند ضروری امور کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) ایمانی جذبات اور اللہ کا خوف بیدار کرنا

تمام برائیوں کے سد باب اور ہر نوع کی مجرمانہ عادتوں کو ختم کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ ایمانی جذبات بالکل بیدار کردیئے جائیں، اور اللہ کا خوف جگا دیا جائے، برائیوں سے نفرت پیدا کرنے کا سب سے کارگر نسخہ ایمانی جذبات کی بیداری اور اللہ کی بارگاہ میں جواب دہی کا مکمل استحضار ہے، قرآن میں صحابہ کے تذکرے میں آیا ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَ زَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ. (الحجرات/۷)

اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب اور دل پسند بنا دیا اور تم میں کفر، فسق اور نافرمانی کے کاموں کی نفرت پیدا کردی۔

اللہ کا خوف اور فکر آخرت وہ مضبوط زنجیر ہے جو انسان کو معاصی کے راستے پر چلنے سے بالکل روک دیتی ہے۔

(۲) موثر دینی واخلاقی تربیت

والدین کی طرف سے گھروں میں اور اساتذہ کی طرف سے تعلیم گاہوں میں ایسا ماحول فراہم کیا جانا ضروری ہے کہ اولاد خیر کی طرف راغب ہو، برائیوں سے نفرت کرنے والی بنے، منشیات کے مضر اثرات سے باخبر ہو، ان کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ نشہ سمیت تمام جرائم سے بالکلیہ نفرت کرنے والے بن جائیں، کردار سازی میں تعلیم وتربیت کا کردار سب سے بنیادی ہوتا ہے اور اس حوالے سے سب سے بڑھ کر ذمہ داری والدین کی ہے کہ وہ صحیح خطوط پر اولاد کی رہنمائی کریں، ان کی نگرانی رکھیں، ان کو برے ماحول سے اور مخرب اخلاق امور وعناصر واسباب سے مکمل بچائیں۔

(۳) قرآنی ودینی تعلیم

نصوص، تجربات اور مشاہدات سب سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو افراد قرآنی اور دینی تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں، اور اسے اپنا مشغلہ بنا لیتے ہیں وہ بالعموم جرائم سے محفوظ رہتے ہیں، اور بطور خاص نشے بازی اور اس جیسے گناہوں سے تو بالکل الگ رہتے ہیں، صاحب ایمان سماج میں ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے لئے اور اپنے تمام متعلقین کے لئے قرآن کی اور بنیادی دینی تعلیم کو ضروری سمجھے، زندگی کا سفر اس کے بغیر صحیح سمت میں جاری نہیں رہ سکتا اور منشیات سمیت دیگر جرائم سے تحفظ کے لئے بھی یہ بنیادی ضرورت ہے۔

(۴) بے کاری اور بے روزگاری کے خاتمے کی کوشش

مثبت، صالح، اور مفید مشاغل میں مشغولیت انسان کو گناہوں کے راستے سے روکتی ہے، انسان بالکل خالی ہو اور کوئی صالح مشغلہ نہ رکھتا ہو تو بسا اوقات نفس وشیطان کے مکائد اور وساوس اسے منشیات اور دیگر جرائم کی راہ پر لے جاتے ہیں، اس لئے حتی الامکان صالح مشاغل میں مشغول رہنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

اسی طرح بے روزگاری اور پھر اس کی وجہ سے آنے والے افلاس کی صورت حال انسان سے وہ سب کچھ کرا سکتی ہے جو نہیں کرنا چاہئے، مایوسی اور اضطراب کی کیفیات انسان کو منشیات کا عادی بھی بنا دیتی ہیں، اس لئے سماج سے بے روزگاری کے خاتمے کی مہم میں سب کا حصہ ہونا چاہئے، کسی بے روزگار کو روزگار فراہم کرنا یا اس ضمن میں تعاون کر دینا اسوۂ نبوی ہے اور اعلیٰ درجہ کا عمل خیر ہے، اور گناہوں سے بچانے کا بابرکت کام بھی ہے، دنیا میں رائج الوقت معاشی نظام تجربات کے بعد ناکام ثابت ہو چکے ہیں، معاشی ناہمواریوں اور غربت و بے روزگاری کا خاتمہ اگر کسی نظام کے ذریعہ ہوسکتا ہے تو وہ اسلام کا برکت اور عدل ومواسات پر مبنی معاشی نظام ہے، سماج کے ذمہ داران کو اس حوالے سے بھی حتی المقدور اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۵) بری صحبت سے گریز اور اچھی صحبت کا التزام

انسان کو خیر وطاعت کے راستے پر اچھی صحبت ہی گامزن رکھتی ہے، نیک افراد کی صحبت میں انسان کے دل ونگاہ سب ہوشیار رہتے ہیں، غفلت حملہ آور نہیں ہوتی، قرآن میں تمام اہل ایمان کو سچے اور نیک بندوں کے ساتھ رہنے کا صریح حکم بھی دیا گیا ہے،

اور یہ اشارہ بھی فرمایا دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر گناہوں سے بچنا اور تقوی کی منزل تک پہنچنا دشوار ہوتا ہے، اسلاف کے مواعظ میں بھی صراحت ہے کہ:

مُجَالَسَةُ أَهْلِ الصَّلاحِ تُورِثُ فِي الْقَلْبِ الصَّلاحَ. (الاخوة: جاسم المهلهل/۳۸)

نیک افراد کی ہم نشینی دل میں نیکی کے جذبات پیدا کر دیتی ہے۔

منشیات سمیت تمام برائیوں سے دور رہنے کا یہ کارگر نسخہ ہے کہ برے لوگوں کی ہم نشینی سے بالکل اجتناب کیا جائے اور اچھے، دیندار اور نیک افراد کے ساتھ رفاقت رکھی جائے۔

بروں کے ساتھ ہم نشینی رکھنے والا اگر برائی میں خود مبتلا نہ ہو لیکن اپنے رفیقوں کی برائی پر خاموش تماشائی رہے تو وہ بھی مجرم قرار پاتا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ ایسے لوگوں کو لایا گیا جن پر شراب نوشی کا الزام تھا، انہوں نے حکم دیا کہ ان کو سزا دی جائے، کسی نے عرض کیا کہ ان میں بعض وہ بھی ہیں جنہوں نے خود تو شراب کو ہاتھ نہیں لگایا لیکن مجلس میں موجود تھے، اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ پھر تو سزا کا آغاز ان ہی سے ہونا چاہیے اس لئے کہ انہوں نے قرآن کے اس حکم کو نظر انداز کر دیا جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم قرآن کے انکار و استہزاء کی مجلس میں مت شریک ہو ورنہ تم انہیں کی صف میں شمار ہو گے۔ (النساء/۱۴۰)

(۶) شراب نوشی کی سزا کی تنفیذ

جرم پر بندش لگانے کا ایک موثر اور مجرب طریقہ متعین شرعی سزا کی تنفیذ ہے، اسلام ایک طرف شراب نوشی کے دینی و دنیوی نقصانات بیان کرتا اور عنداللہ اس کی

شناعت اور اخروی سزاؤں کو واضح کر کے دلوں میں شراب سے دوری اور نفرت کے جذبات مضبوط کرتا ہے، دوسری طرف مے نوشی کے مکمل انسداد کے لئے شریعت نے اس پر ۸۰؍کوڑوں کی حد بھی متعین کی ہے، دنیا کے جن قوانین میں بھی شراب نوشی کو جرم بتایا گیا اور اس پر پابندی لگائی گئی اور اس پر بے پناہ دولت خرچ کی گئی، اس کا الٹا اثر ہوا، بالآخر امریکہ میں ہار مان کر دوبارہ مے نوشی کو قانونی اجازت دی گئی، ہندوستان میں بھی قانونی طور پر شراب کے ممنوع ہونے کے باوجود حکومت کی سرپرستی میں شراب کا کاروبار ناسور کی طرح معاشرے میں رائج ہے، جس سے آنے والی تباہی عیاں ہے، شراب کے کاروبار کو تجارتی واقتصادی نقطۂ نظر سے بے حد مفید قرار دے کر اس کے حق میں گنجائش کا پہلو خوب بیان ہوتا ہے مگر اس کے تباہ کن مضر اور زہریلے اثرات و نتائج پر نظر ہو تو چند معمولی اور حقیر فائدے ان خطرناک نقصانات کے سامنے پرِ کاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے، اسلام نے اسی لئے اس پر حد متعین کی ہے، اور موجود دور میں اس کی سزا کی تنفیذ شراب نوشی پر روک لگا سکتی ہے، اس کا اعتراف انصاف پسند غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔

(۷) ٹھوس اور منصوبہ بند مسلسل منشیات مخالف اصلاحی مہم

سماج سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لئے سماج کے مصلحین کی طرف سے مسلسل منصوبہ بند مہم چلائی جائے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ سماجی اصلاح کا علم اٹھانے والے افراد اور تحریکات کی طرف سے منشیات سے پاک سماج کی تشکیل دینے کی سمت میں کوئی ٹھوس اور موثر اقدام نہیں ہو رہا ہے، نہی عن المنکر اس امت کے امتیازات میں سے ہے، اور اس فرض کی ادائیگی کے بغیر اس لعنت پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

ائمہ مساجد، خطباء، مصلحین، واعظین، مبلغین، داعیان دین، تعلیمی اداروں کے ذمہ داران، معلمین و اساتذہ، والدین، سرپرست حضرات، سماجی و رفاہی و ملی تنظیموں، جماعتوں، ذرائع ابلاغ سے وابستہ حضرات، ڈاکٹر اور طبی امور سے وابستہ افراد کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ سماج سے اس لعنت کے خاتمہ کے لئے اپنی اپنی سطح پر اور اپنے اپنے دائرہ میں مکمل کوشش کریں، میڈیا کے وسائل کو نشہ مخالف ذہن سازی کے لئے استعمال کیا جائے، نشہ فروشی پر پابندی لگائی جائے، اور اس کاروبار سے جڑے ہوئے لوگوں کو سمجھانے اور آخری حد تک روکنے کی سعی کی جائے، حکومتی سطح تک موثر انداز میں بات پہنچائی جائے، اور حکومتی ذمہ داران کو اس حوالے سے متوجہ ہونے اور نوٹس لینے پر آمادہ کیا جائے، مخیّر حضرات انسداد منشیات کیمپس لگانے اور نشہ کے عادی افراد کا علاج کرانے کی سمت میں کوشش کریں۔

غرضیکہ بنیادی ضرورت ہے کہ ایک ہمہ گیر تحریک کے انداز میں اس پر کام کیا جائے، سماج کے تمام طبقات تک یہ پیغام پہونچایا جائے، نشہ کے نقصانات سے ہر سطح پر لوگوں کو باخبر کیا جائے، ان تمام اسباب وعوامل پر بند لگانے کی کوشش کی جائے جو منشیات کے فروغ میں معاون ہوسکتے ہوں، اگر ایک طرف شراب سے منع کیا جائے گا اور دوسری طرف شراب کی دوکانیں بھی پرمٹ کے ساتھ کھلی رہیں گی تو اس تضاد کا نتیجہ سماج کے بگاڑ کی بھیانک شکل کے سوا اور کیا ہوگا؟ جب تک ہر سطح پر منشیات کے خلاف تحریک نہیں چلائی جائے گی، اور ہوٹل، دوکان، تقریب، پروگرام ہر جگہ سے شراب کلچر بالکل ختم نہیں کیا جائے گا، اس لعنت کا خاتمہ نہیں کیا جاسکے گا۔

○❖○

مصنف کی مطبوعہ علمی کاوشیں

● اسلام میں عفت وعصمت کا مقام

یہ کتاب عفت وعصمت کے موضوع پر انتہائی تفصیلی اور اہم پیش کش ہے، اپنے مندرجات کی جامعیت اور نصوص کی کثرت کی بنیاد پر اپنے موضوع پر اردو زبان میں انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، ملک و بیرونِ ملک کے اکابر علماء کے تأثرات وتقریظات سے آراستہ ہے۔ مختصر سے عرصہ میں اس کے پانچ ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں، یہ کتاب بجا طور پر اس قابل ہے کہ عوام وخواص، علماء وعوام، مرد وعورت سبھی اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

● بیانات سیرت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کتاب موجودہ حالات میں سیرت نبویہ کے فکر انگیز پیغام اور گوشوں کو واضح کرنے والی مکمل، مدلل، مرتب، جامع اور موثر سیرت طیبہ سے متعلق چار مفصل بیانات پر مشتمل ہے، اور قرآن وحدیث کی روشنی میں حسن ترتیب کے ساتھ پوری سیرت کو اس کتاب میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے، عوام وخواص ہر ایک کے لئے یکساں طور پر افادیت کی حامل اور قابل مطالعہ ہے۔

● اسلام میں صبر کا مقام

یہ کتاب صبر کے موضوع پر ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، فاضل مصنف نے اس کتاب میں جدید اسلوب میں قرآن وحدیث، آثار صحابہ کی روشنی میں صبر کے مقام، اس کی اہمیت اور ضرورت کے متعدد پہلوؤں کو کافی شرح وبسط کے ساتھ واضح کیا ہے، صبر وشکر کے تقابلی تجزیے پر مصنف نے بے حد قیمتی باتیں تحریر کی ہیں، دور حاضر کے ہر نوجوان کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

● ترجمان الحدیث

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ اور تعمیر سیرت واخلاق کے متعلق ڈیڑھ سو صحیح ترین احادیث نبویہ

کی مدلل اور عام فہم اسلوب میں عالمانہ تشریح کی گئی ہے۔ یہ کتاب بجا طور پر اس قابل ہے کہ اپنے مواد کی علمیت اور افادیت کی وجہ سے اسے مساجد اور اجتماعی مجالس میں سنایا اور پڑھایا جائے۔

● اسلام کی سب سے جامع عبادت نماز

اس کتاب میں نماز کی اہمیت، اقسام وانواع، خشوع کی شرعی حیثیت، خشوع کے مختلف طریقوں کا ذکر قرآن وسنت کی روشنی میں بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ خشوع کے موضوع پر جو فاضلانہ اور عالمانہ مفصل ومدلل بحث کی گئی ہے وہ اردو دنیا میں اپنی نوعیت کی منفرد چیز ہے، یہ کتاب ہر خاص وعام کے مطالعہ میں جگہ پانے کی اولین مستحق ہے۔

● اسلام اور زمانے کے چیلنج

موجود معاصر حالات کے تناظر میں مصنف کے اشہب قلم سے نکلی ہوئی پرسوز، پردرد اور واقعیت پسندی پر مبنی فکری تحریروں کا یہ مجموعہ موجودہ صورتِ حال میں ہر مسلمان کے لئے راہبر اور فکری غذا فراہم کرتا ہے، جو بات بھی لکھی گئی ہے باحوالہ اور نصوص کی روشنی میں ہے۔

● سیرتِ نبویہ قرآنِ مجید کے آئینے میں

یہ کتاب قرآن کی روشنی میں سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع اور روشن پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، قرآنی سیرت کے موضوع پر یہ اردو زبان میں پہلی باضابطہ کتاب ہے، جس میں سیرت طیبہ کو تاریخی ترتیب کے ساتھ قرآنی بیان کے آئینہ میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے، اسلوبِ بیان بے حد پرکشش اور اچھوتا ہے۔ کتاب کے متعدد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

● عظمتِ عمر کے تابندہ نقوش

یہ کتاب عربی کے مشہور ادیب شیخ علی طنطاوی کی پراثر تحریر "قصة حياة عمر" کی ترجمانی ہے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقدمے سے مزین ہے، کتاب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت وعبقریت کے نمایاں پہلو بہت دل نشیں اور ساحرانہ اسلوب میں اجاگر کئے گئے ہیں، سیرتِ عمر پر یہ کتاب عمدہ اور قابل قدر اضافہ ہے۔

● گناہوں کی معافی کے طریقے اور تدبیریں

یہ کتاب صحیح ترین احادیث نبویہ کی روشنی میں گناہوں کی معافی کے مختلف طریقوں کو محیط ہے، اس میں گنہ گاروں کو مایوسی سے بچنے کی تاکید اور توبہ کی تحریک اور عمل صالح کی ترغیب ملتی ہے، ہر مسلمان نوجوان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

● گلہائے رنگارنگ

تین جلدوں پر مشتمل یہ وقیع کتاب قرآن وسنت کی انقلابی تعلیمات، اصلاحِ قلب ونفس ومعاشرہ، اسلام کے خلاف پھیلائے گئے مغالطّوں اور شکوک وشبہات کی مکمل اور مدلل تردید کو محیط عام فہم اور دل نشیں اسلوب میں بیش قیمت اور فکر انگیز تحریروں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن بہت جلد مقبول ہوا، اب دوسرا ایڈیشن زیر طباعت ہے۔

● مفکر اسلام: جامع کمالات شخصیت کے چند اہم گوشے

یہ کتاب مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہٗ کی حیات وخدمات اور ان کی تابندہ زندگی کے روشن نقوش اور نمایاں امتیازات کی جامع اور مکمل تصویر کشی ہے۔ کتاب حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ کے بیش قیمت مقدمات سے مزین ہے، متعدد اہل قلم کے تأثر کے مطابق مفکر اسلام کی شخصیت پر لکھی جانے والی کتابوں میں یہ کتاب اپنے مواد کی جامعیت، اسلوب کی دل کشی اور حسن بیان کے اعتبار سے انفرادی شان رکھتی ہے۔

● علوم القرآن الکریم

یہ کتاب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی اردو تصنیف علوم القرآن کا عربی ترجمہ ہے۔ مترجم نے بہت سلیس اور شگفتہ عربی زبان میں کتاب کو اردو سے منتقل کیا ہے، شروع میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کا مقدمہ زینت کتاب ہے۔

● اسلام میں عبادت کا مقام

یہ کتاب عبادت کے موضوع پر انتہائی جامع اور محیط کتاب ہے، جس میں عبادت کے تمام پہلوؤں کا کتاب وسنت اور اقوال سلف کی روشنی میں تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ عوام اور خواص سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

● اصلاح معاشرہ اور تعمیر سیرت واخلاق

یہ کتاب معاشرتی اصلاح اور سیرت وکردار کی تعمیر کے تعلق سے بے حد مفید اور جامع کتاب ہے، جس میں اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کا ذکر بڑی تفصیل سے اور وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے، دور حاضر میں ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

● اسلام دین فطرت

یہ کتاب مذہب اسلام کے امتیازات اور اس کی انسانیت نواز تعلیمات کو واضح کرتی ہے، اس میں اسلام کی جامعیت، واقعیت، حقیقت پسندی، ربانیت، امن واسلامتی، اخوت ووحدت، مساوات واجتماعیت جیسے متعدد اہم گوشوں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ ہر باذوق کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

● دیگر کتب:

اختر تاباں (تذکرہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ)

والد ماجد (تذکرہ حضرت مولانا محمد باقر حسین صاحبؒ)

شیخ الہند: حیات، خدمات وامتیازات

مقام صحابہ اور غیر مقلدین

اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن عناوین

سچ اور جھوٹ کتاب وسنت کی روشنی میں ایک جائزہ

اسلام کا جامع اور مؤثر ترین تعزیری نظام

کچھ یادیں کچھ باتیں (تذکرہ حضرت مولانا مفتی محمد افضل حسین صاحبؒ)

اسلام اور دہشت گردی

بنیادی دینی اور تاریخی معلومات (اردو، ہندی)

● عربی کتب:

علوم القرآن الکریم

وان المساجد للّٰہ

لمعات من الاعجاز القرآني البدیع

اصول المعاش الاسلامی فی ضوء نصوص الکتاب والسنة......

نظرة عابرة علی القضاء والقضاة فی الاسلام

بحوث علمیة فقهیة

نوٹ: یہ کتابیں مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں:

(۱) اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی

(۲) فرید بک ڈپو دہلی

(۳) کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

(۴) جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

❑❑❑